بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور کا ترجمان

ماہنامہ

علم و عمل لاہور

77

جلد نمبر 7
شمارہ نمبر 5

ربیع الثانی ۱۴۳۱ھ
مارچ 2010ء

زیرِ سرپرستی: مصلح الامت شیخ الحدیث حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب دامت برکاتہم

القرآن

جس شخص نے بھی مؤمن ہونے کی حالت میں نیک عمل کیا ہوگا، چاہے وہ مرد ہو یا عورت، ہم اُسے پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے۔

النحل:97

الحدیث

تم میں سے کوئی اُس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی خواہش اس چیز کے تابع نہ ہو جائے جس کو میں لے کر آیا ہوں۔

الاربعین النوویہ 41/1
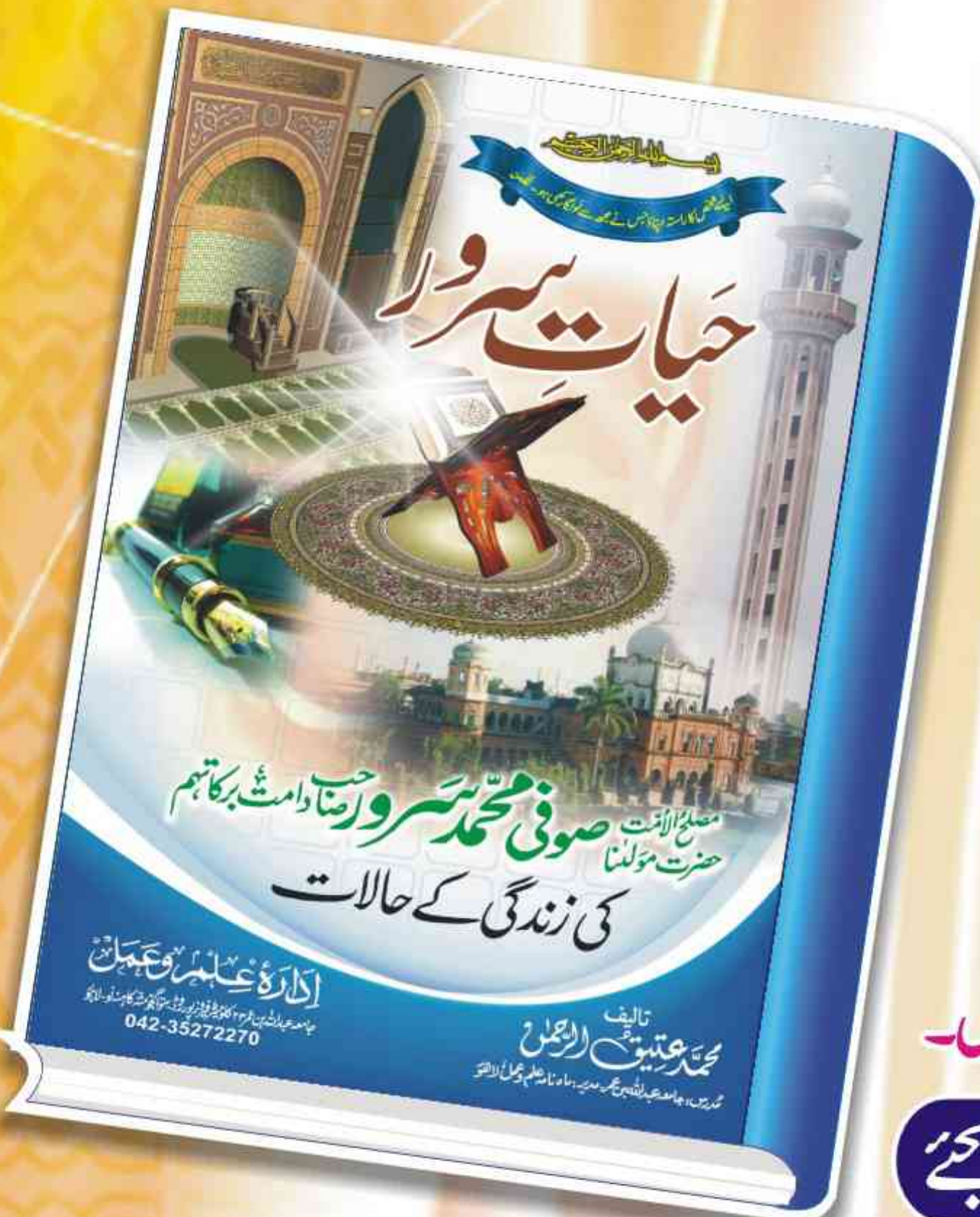
قیمت فی شمارہ 10 روپے یہ رسالہ آپ اپنے ہاکر سے بھی طلب کر سکتے ہیں۔

دین کے کام میں آگے بڑھئے، یہ رسالہ اوروں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ٥

سورۃ الرحمٰن

تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے

از مدیر

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَخَاتَمِ النَّبِیّٖنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزۡوَاجِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَاَتۡبَاعِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ۔

اللہ تعالیٰ جلّ شانہ کی مخلوقات میں انسان اور جنّات مکلّف ہیں یعنی تمام شرعی احکامات اِن پر لاگو ہوتے ہیں۔ اِنسانوں اور جنّوں کا اصل دین اور مذہب ایک ہی ہے اور وہ ہے اِسلام۔ قرآن بھی یہی ہے، احادیثِ مبارکہ بھی یہی ہیں بلکہ قرآن کریم میں سورۂ جنّ (جنّات سے متعلق) بھی نازل ہوئی اور بہت سی احادیث میں جنّات کا تذکرہ و احکامات ملتے ہیں۔ ہمارے اور جنّات کے بنیادی عقیدے بھی ایک ہی ہیں یعنی اللہ تعالیٰ جلّ شانہ ایک ہی ہیں، نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام، اللہ تعالیٰ جلّ شانہ کے آخری پیغمبر ہیں اور قیامت آئے گی وغیرہ۔

البتہ جنّات کا جسم چوں کہ ٹھوس نہیں ہوتا اس لیے اُن کے کچھ احکامات الگ ہیں۔ بہر حال سورۃ الرحمٰن میں اللہ تعالیٰ جلّ شانہ نے انسانوں اور جنّوں کو 31 مرتبہ خطاب فرما کر یوں اِرشاد فرمایا ہے کہ.........

”اے انسانوں اور جنّوں! تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ اگر کوئی شخص سالانہ یا ماہانہ یا روزانہ کسی کو ہدیہ دے دے تو انسان اس کو اپنا محسن اور خیر خواہ سمجھتا ہے اور اس سے خوب محبت رکھتا ہے حتیٰ کہ بعض لوگ تو غلام ہی کی طرح بن جاتے ہیں۔

اِس بات سے اندازہ لگائیے کہ ہمارے خالق اور مالک اللہ تعالیٰ جلّ شانہ ہیں۔ جو ہمیں سالانہ، ماہانہ، روزانہ نہیں بلکہ ہر ہر لمحہ درجنوں نہیں، سینکڑوں نہیں، ہزاروں، لاکھوں نعمتیں دیئے جا رہے ہیں کبھی ناغہ نہیں ہوتا۔ جب کہ اللہ تعالیٰ کو ہماری ذرّہ برابر بھی ضرورت نہیں اور ہمیں ہر وقت اُن کی ضرورت ہے۔ پھر ہم اُن کی شکر گزاری کے لیے کس انتظار میں بیٹھے ہیں؟

اللہ تعالیٰ جلّ شانہ نے قرآن کریم میں ایک قسم کی شکایت سی فرمائی ہے کہ میرے شکر گزار بندے بہت تھوڑے ہیں (سبا:13) اس لیے سب دوستوں، بھائیوں، ماؤں، بہنوں اور جنّات کو ہمیشہ اللہ تعالیٰ جلّ شانہ کا شکر گزار رہنا چاہیے۔ زبان سے بھی شکر ادا کیا جائے، اعضاء سے بھی اچھے اعمال کر کے شکر ادا کیا جائے، تحریر سے بھی شکر ادا کیا جائے، فرائض و واجبات اور سننِ مؤکدہ کی بروقت ادائیگی لازمی شکریہ میں داخل ہے۔

اصل شکریہ تو فرائض، واجبات کی پابندی گناہوں سے بچنے کا نام ہے۔ باقی جو نعمت جہاں پر جس کو جتنی ملی ہے اس پر شکر گزار رہنا چاہیے تا کہ قرآنی قانون اور ضابطہ کے مطابق نعمتوں میں اضافہ ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ جلّ شانہ ہمیں اپنے شکر گزار بندوں میں شامل فرمائیں۔ اٰمِیۡنَ

ثُمَّ اٰمِیۡنَ یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیۡرِ خَلۡقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَاَتۡبَاعِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ۔

بندہ (مدیر ماہنامہ دعوتِ علم و عمل ... لاہور): رسالہ میں لفظی و معنوی یا پرنٹنگ وغیرہ کی غلطی ہو جانے یا رہ جانے کی وجہ سے قارئین کرام سے معذرت خواہ ہے۔ اِسی طرح کسی فردِ بشر یا جنّ (صاحب یا صاحبہ) کے حق میں بندہ سے کوئی کوتاہی ہو گئی ہو تو بھی بندہ معافی چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ایک دوسرے کو معاف کرنا بہت ہی زیادہ اجر و ثواب کا کام ہے۔

اس شمارے میں

زیرِ سرپرستی
حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب دامت برکاتہم
شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ، لاہور
صدر جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور

بدعا
الحاج حضرت محمد عشرت علی قیصر صاحب
دامت برکاتہم

مدیر
محمد عتیق الرحمٰن
مدرس و خادم جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور

مجلسِ مشاورت
حضرت مولانا مفتی محمود اشرف عثمانی صاحب
شیخ الحدیث جامعہ دار العلوم، کراچی
قاری محمد اسحاق صاحب
مدیر ماہنامہ محاسن اسلام، ملتان
مولانا عبد الرحمٰن صاحب
مدرس جامعہ اشرفیہ، لاہور
مولانا محمد نوید صاحب
جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور

ترتیب و تزئین
مولانا محمد طیب الیاس صاحب
مدرس جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور

مسئول (سرکولیشن منیجر)
بھائی عبدالرشید صاحب
کمپوزنگ: مولانا زین العابدین صاحب
ڈیزائننگ: مولانا سعید قاسم صاحب

سالانہ قیمت جو پہلے پہنچانا ضروری ہے
قیمت فی شمارہ =/10 روپے
زرِ سالانہ مع ڈاک خرچ -/150 روپے
جو احباب منی آرڈر نہ کرسکیں وہ بذریعہ فون یا خط اپنا پتہ ارسال کردیں آپ کو رسالہ 250/- روپے
سالانہ میں وی پی بھیج دیا جائے گا ان شاء اللہ
وی پی کی صورت کے علاوہ ڈاکیہ کو پیسے ہرگز نہ دیں
بیرون ممالک کیلئے زرِ سالانہ مع ڈاک -/25 ڈالر (-/2000 روپے)
بفضل اللہ ہر انگریزی ماہ کی 26 / 27 تاریخ کو روانہ کیا جاتا ہے۔
عکس و ترتیب

خط و کتابت: جامعہ عبداللہ بن عمر
موبائل 0321-8898258 ☎ 042-35272280 ☎ 042-35272270
aibneumar@yahoo.com
www.ibin-e-umar.edu.pk
23- کلومیٹر فیروز پور روڈ سوا گجومتہ نزد کاہنہ نو، لاہور

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا
محمد سرفراز خان صفدر صاحب
رحمہ اللہ تعالیٰ

یہودیوں کی ضدّ بازی

فہم قرآن

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَقَالُوْا	قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ	بَلْ لَّعَنَھُمُ اللّٰہُ	بِكُفْرِھِمْ
اور کہا اُن یہودیوں نے	ہمارے دل غلاف کے اندر بند ہیں	بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت کی	ان کے کفر کی وجہ سے

فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ 88
پس بہت کم ہی وہ ایمان لائے ہیں

یہودیوں کا دعویٰ ہم پاکیزہ دل ہیں

اور اُن یہودیوں نے کہا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ. غُلْفٌ، اَغْلَفُ کی جمع ہے بمعنی غلاف جیسے قرآن پاک پر غلاف چڑھاتے ہیں۔

تو یہودیوں نے کہا ”ہمارے دِلوں پر غلاف چڑھایا ہوا ہے“ یعنی ہمارے دلوں میں اللہ کی معرفت، علم اور بڑی پاکیزہ چیزیں ہیں، تمہاری باتیں جو گردوغبار اور دھویں کی طرح ہیں وہ ہمارے دلوں تک پہنچتی ہی نہیں۔ جس طرح قرآن پر یا کسی کتاب پر غلاف اس واسطے چڑھایا جاتا ہے کہ اس پر گردوغبار نہ پڑے، مکھی نہ بیٹھے، دھواں نہ لگے، اس کی بے حرمتی نہ ہو۔ غرض یہ کہ یہ کہہ کر انہوں نے اپنے دلوں کی پاکیزگی اور بہتری کا دعویٰ کیا۔

یہودیوں پر اللہ کی لعنت:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں بات یہ نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے اُن پر لعنت فرمائی ہے ان کے کفر کی وجہ سے ایسا نہیں ہے کہ ان کے دل، عقیدے اور نظریات بڑے صاف ہیں اور تمہاری بات گردوغبار کی وجہ سے ان تک نہیں پہنچتی۔

بہت ہی کم یہودی ایمان لائے:

”پس بہت ہی کم (یہودی) ہیں جو ایمان لائے ہیں“۔ باوجود اس کے کہ یہودی تقریباً سارے ہی جانتے تھے کی یہ واقعی سچا پیغمبر ہے ...... یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَھُمْ البقرۃ:146

اسی طرح پہچانتے تھے جس طرح اپنی اولاد کو پہچانتے تھے لیکن ظالم انکار کرتے تھے، ضدّ میں آئے ہوئے تھے اور ضدّ کا دنیا میں کوئی علاج نہیں۔

عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا قبولِ اسلام اور یہودیوں کی ضدّ بازی:

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ جب مسلمان ہوئے تو بڑا عجیب واقعہ ہوا جیسا کہ ”بخاری شریف“ میں ہے انہوں نے کلمہ پڑھا اور دیکھا کہ یہودی آرہے ہیں، ایک پردہ لٹک رہا ہے یہ اس کے پیچھے ہوگئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ حضرت! یہودی آرہے ہیں آپ ان سے میرے بارے میں پوچھیں کہ میں کون ہوں؟ چناں چہ یہودی آگئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عبداللہ بن سلام تم میں کیسا آدمی ہے؟ کہنے لگے ہم میں سے بہتر ہے اور بہتر کا بیٹا ہے، سب سے بڑے علّامہ کا بیٹا ہے، ہمارا سردار ہے اور سردار کا بیٹا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ اسلام قبول کرلے تو پھر کیا کروگے؟ کہنے لگے ہم اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتے ہیں اس کے لیے اسلام سے (یعنی یہ کہ وہ اسلام قبول کرے)، فرمایا اگر وہ اسلام قبول کرلے تو تم اپنی حالت بتاؤ۔ ......

بقیہ: ص 21

مشرکین کی اولاد جنتی ہے یا نہ؟

حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب دامت برکاتہم
شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور
صدر جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ. اَمَّا بَعْدُ

کافروں کے جو بچے بالغ ہونے سے پہلے فوت ہو جاتے ہیں ان کے متعلق چھ اہم قول ہیں:

1 پہلا قول: کافر ہیں، کیوں کہ اللہ تعالیٰ جانتے تھے کہ اگر وہ بڑے ہوں گے تو کافر ہوں گے اس لیے ان کو کافروں کے گھر پیدا فرمایا، اب وہ دوزخ میں اپنے والدین کے ساتھ ہمیشہ رہیں گے۔

2 دوسرا قول: وہ دوزخ اور جنّت کے درمیان رہیں گے، اس جگہ کو "اَعْرَاف" کہتے ہیں، کیوں کہ نہ ایمان لائے نہ کفر کیا، کیوں کہ ایمان و کفر بالغ ہونے کے بعد معتبر ہوتا ہے۔

3 تیسرا قول: اہلِ جنّت کے خادم ہوں گے، کیوں کہ بالغ نہ ہونے کی وجہ سے کافر نہیں ہوئے اور مسلمان بھی نہ ہوئے اس لیے جنّت کا اعلیٰ درجہ نہ ملا البتہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اہلِ جنت کا خادم بنا دیا جائے گا۔

4 چوتھا قول: بعض جنّتی ہوں گے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ جانتے ہیں کہ یہ اگر زندہ رہیں اور بالغ ہو جائیں تو یہ مؤمن بن جائیں گے اور بعض دوزخی ہوں گے کیوں کہ اللہ تعالیٰ جانتے ہیں کہ یہ اگر زندہ رہیں اور بالغ ہو جائیں تو کافر بن جائیں گے، وجہ بھی آ گئی۔

5 پانچواں قول: "توقف" کہ ہمیں پتہ نہیں کہ جنّتی ہیں یا دوزخی ہیں حقیقت اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے، کیوں کہ ہمارے سامنے جنّتی ہونے کی یا دوزخی ہونے کی کوئی دلیل ظاہر نہیں ہوئی، اسی کے قائل امام ابوحنیفہ اور امام مالک اور امام شافعی رَحِمَهُمُ اللہ ہیں اور ایک روایت امام احمد کی بھی ہے۔

6 چھٹا قول: بہت سے محدّثین اور ہمارے قریب زمانہ کے اکابر نے ان کے جنّتی ہونے کا قول اختیار کیا ہے۔

اس کی چھ اہم دلیلیں ہیں: 1 ... "بخاری شریف" کی حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس کو "مرفوع حدیث" کہتے ہیں کہ "ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے"۔

اور فطرت کے دو معنیٰ کیے ہیں: 1 ایک اسلام اور 2 دوسرا اسلام کا سبب۔ اس لیے جنّتی ہیں۔

2 ... "معراج کی احادیث" میں ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گرد بچوں کو دیکھا اور بتلایا گیا کہ یہ وہ بچے ہیں جو فطرت پر پیدا ہوئے یعنی مسلمانوں اور کافروں کے بچے۔

3 ... آیت وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا الاسراء: 15 کہ "جب تک رسول نہ بھیجیں عذاب نہ دیں گے"۔ اور ایک معنیٰ "رسول" کے بالغ ہونا کیے گئے ہیں۔

4 ... "بخاری شریف" میں دوسری دلیل والے بچوں کو اَوْلَادُ النَّاسِ کہا گیا ہے "انسانوں کی اولاد" پس اس میں کافروں کے بچے بھی آ گئے۔ 5 ... "مسندِ ابی یعلیٰ" میں قوی سند سے روایت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً کہ "میری دُعا قبول ہو گئی ہے کہ انسانوں کی اولاد کو عذاب نہ ہو"۔ 6 ... "مسندِ احمد" میں قوی سند سے ہے عن خنساء مرفوعاً اَلْمَوْلُوْدُ فِی الْجَنَّةِ اس لیے جنّتی ہونا ہی زیادہ قوی ہے۔

محمد سرور عفی عنہ

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ.

قبولیتِ دُعا کے آثار وعلامات (3)

مولٰنا عبدالرحمٰن بن حضرت صوفی صاحب مدظلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

1 جسم پہ کپکپی کا پیدا ہو جانا۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ اپنے شاگرد شہر بن حوشب سے پوچھتے ہیں اے شہر! تم بدن کی کپکپی نہیں جانتے؟ انہوں نے عرض کیا جانتا ہوں۔ تو حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس وقت دعا کیا کرو اس (کپکپی) کے وقت کی جانے والی دُعا قبول ہوتی ہے۔

حضرت ثابت بُنانی رَحِمَہُ اللّٰہ فرماتے ہیں: ایک بزرگ نے فرمایا مجھے معلوم ہو جاتا ہے کہ میری کون سی دُعا قبول ہوئی اور کون سی نہیں ہوئی۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یہ کس طرح معلوم ہو جاتا ہے؟ فرمایا کہ جس وقت میرے بدن پر کپکپی آجائے، دل خوف زدہ ہو جائے اور آنکھوں سے آنسو بہنے لگیں تو اس وقت مجھے یقین ہو جاتا ہے کہ میری دُعا قبول ہوگئی۔ (فضائلِ صدقات)

حضرت شاہ عبدالغنی پھولپوری رَحِمَہُ اللّٰہ نے ایک مرتبہ دورانِ تلاوت حضرت مولانا حکیم اختر صاحب دَامَتْ بَرَکَاتُھُمْ سے فرمایا کہ حکیم صاحب! جب دُعا مانگتے وقت آنکھوں سے آنسو نکل آئیں یا آنکھیں ڈبڈبا جائیں تو سمجھ لو کہ وہ دعا قبول ہوگئی۔

2 حضرت شقیق بلخی رَحِمَہُ اللّٰہ نے فرمایا حلاوتِ دُعا (یعنی استغراق اور دِل جمعی سے دعا میں لگ جانا) دعا کی قبولیت کی علامت ہے۔

3 رونے کی کیفیت پیدا ہونا۔

4 بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جانا۔

5 دُعا مانگتے وقت عاجزی و گڑگڑاہٹ اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع اور سکون کے ساتھ دعا میں دل کا متوجہ ہونا۔

6 دل پر غیر معمولی طور پر ہیبت کا طاری ہونا۔

7 ہیبت طاری ہونے کے بعد دل میں سکون کا پیدا ہو جانا۔

8 دل میں خوشی اور مسرّت کا پیدا ہو جانا۔

9 ظاہر میں طبیعت کا ہلکا پھُلکا محسوس ہونا اور ایسا محسوس ہو جانا کہ مجھ پر ایک بوجھ سا تھا جو اُتر گیا۔

10 دُعا مانگتے رہنے کی توفیق ملنا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی اپنے ربّ سے دُعا مانگے اور آثار و قرائن سے معلوم ہو جائے کہ وہ دعا قبول ہوگئی تو ایسے وقت شکر کے یہ کلمات پڑھ لیں......

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ (ابنِ ماجہ 341/1)

یعنی "اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اس نے اپنی نعمت پوری فرمائی"۔

مصائب میں دُعا کا اہتمام:

ایک مرتبہ حضرت شیخ بایزید بسطامی رَحِمَہُ اللّٰہ کے ایک مرید نے رُخصت ہوتے ہوئے کچھ وصیّت کی درخواست کی تو اس وقت حضرت بسطامی رَحِمَہُ اللّٰہ نے فرمایا: بیٹے تین خصلتوں، (عادتوں) کا خیال رکھنا:

1 اوّل یہ کہ اگر تجھ کو کسی بداخلاق سے واسطہ پڑے تو اس کی بد خلقی کو اپنی خوش خلقی (نرمی، شیریں گفتار اور حُسنِ خلق) میں تبدیل کر لینا۔

2 دوسرا یہ کہ اگر کوئی تم پر احسان کرے تو پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا پھر محسن کا کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے ہی اس کے دل کو تمہارے لیے مہربان کیا ہے۔

3 تیسری بات یہ ہے کہ اگر تم پر کوئی مصیبت پیش آئے تو فوراً اپنی عاجزی کا اقرار اور فریاد (دُعا) کرنا کہ اے اللہ! مجھ میں ان مصائب کے برداشت کرنے کی سکت (ہمّت) نہیں ہے۔

غرض یہ کہ ہر معاملہ اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع اور اپنی عاجزی کا اظہار بندہ کو کرنا چاہیے اور دُعا کو معمولی جانتے ہوئے چھوڑنا نہ چاہیے۔

حدیث: مونچھیں کترواؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ۔ نسائی

قرآن کریم کے معجزہ ہونے پر دلائل

حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی صاحب رحمہ اللہ

قرآن کریم کے معجزہ ہونے پر دلائل تو بے شمار ہیں جس پر علمائے دین نے مستقل کتابیں لکھی ہیں، اِس وقت خلاصہ کے طور پر چند دلائل ھدیۂ ناظرین ہیں:

1. قرآن کریم اُصولِ دین یعنی توحید، رسالت اور قیامت کی ایسی تفصیل اور تحقیق پر مشتمل ہے کہ توریت، انجیل اور زبور ایسی نہیں۔
2. قرآن کریم میں توحید، نبوّت و رسالت اور قیامت کو ثابت کرنے کے لیے ایسے قطعی و عقلی دلائل پیش کئے گئے ہیں کہ جس کے جواب سے روئے زمین کے تمام فلاسفہ عاجز ہیں اور بڑے بڑے دَھری اور مادہ پرست (یعنی منکرینِ خدا) ان دلائل کے سامنے لاجواب ہیں۔
3. قرآن کریم حلال و حرام کی تفصیل کرتا ہے۔
4. قرآن کریم گذشتہ انبیاء علیہم السلام کی نصیحتوں اور ان کے کلماتِ حکمت کا جامع ہے۔
5. قرآن کریم دین اور دنیا کی راہ نمائی کرتا ہے۔
6. قرآن کریم گذشتہ اُمتوں کے عبرت انگیز واقعات بیان کرتا ہے اور آئندہ کے لیے اہلِ ایمان کو بشارت دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تم کو کافروں کے مقابلہ میں غلبہ عطا فرمائے گا۔
7. قرآن کریم قیامت تک آنے والے حوادثات کی خبر دیتا ہے کہ زمانہ کس رفتار سے سفر کرے گا اور کس حال میں اس کی بساط لپیٹی جائے گی اور کس طرح قیامت قائم ہوگی۔

یہ تو قرآن کریم کے معنوی اعجاز (معنیٰ کے اعتبار سے معجزہ ہونے) کی چند وجوہ ہیں اور فصاحت و بلاغت کے اعتبار سے معجزہ ہونے کے دلائل اور بلاغت کے اَسرار (وجوہات) کی کوئی حد نہیں۔

آج مقاماتِ حریری، مقاماتِ بدیعی اور مقاماتِ زمخشری... انسانی فصاحت و بلاغت کا شاہکار دنیا کے سامنے موجود ہیں مگر قرآنِ کریم کے ساتھ ان کتابوں کی کوئی نسبت نہیں، اس میں شک نہیں کہ مقاماتِ بدیعی اور مقاماتِ حریری میں عجیب طریقہ سے نادر لغات کو سجع اور قافیہ کے رنگ میں جمع کیا ہے یعنی الفاظ ہم وزن ذکر کیے گئے ہیں مگر قرآن کریم بلکہ کلامِ نبوی ﷺ کے ساتھ ان کو وہ نسبت نہیں کہ جو حقیر ذرّہ کو آفتاب سے ہے۔

اہلِ زبان کا اتفاق ہے کہ مقاماتِ حریری اور مقاماتِ بدیعی معجزہ نہیں۔ قادیان کے ایک دِہقان کی دیدہ دلیری (جرأت) دیکھئے کہ وہ اپنے ہذیان (بے ہودہ گوئی) اور تُک بندیوں کے متعلق یہ کہتا ہے کہ یہ میری وحی بھی قرآن کی طرح معجزہ ہے، (حقیقت کیا ہے کہ) آیاتِ قرآنیہ چوری کر لیتا ہے اور اس میں ایک دو لفظ کا ردّ و بدل (تبدیلی) کر کے بے حیائی سے کہتا ہے کہ یہ میری وحی ہے اور قرآن کی طرح اس پر بھی ایمان لانا فرض ہے۔

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اے مسلمانو! ذرا غور کرو کہ جب اہلِ زبان کے نزدیک مقاماتِ حریری اور مقاماتِ بدیعی معجزہ نہیں تو قادیان کے ایک دِہقان کا ھذیان (بے ہودہ گوئی) کہاں سے معجزہ ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن کریم کو معجزہ ماننے کی اور اس پر پورا پورا عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

آمین ثم آمین یارب العالمین

تسہیل و ترتیب: محمد طیّب عفی عنہ

حدیث: جب اللہ تعالیٰ کسی گھرانے سے محبت کرتا ہے تو ان میں نرمی داخل کر دیتا ہے۔ (بیہقی)

بدترین حالات کا... ذمہ دار کون؟

خلاصۂ بیان

حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ o بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "سوجس نے کی ذرّہ بھر بھلائی وہ دیکھ لے گا اُسے اور جس نے کی ذرّہ بھر بُرائی وہ دیکھ لے گا اُسے"۔ (الزلزال: 8,7)

ملک کے جو حالات ہیں وہ ہمارے سامنے ہیں، ہر شخص بے چین و پریشان ہے، بدامنی عروج پر ہے، نظامِ حکومت میں بدامنی انتہاء کو پہنچی ہوئی ہے، بے روزگاری، مہنگائی، اشیاءِ ضرورت کی قلّت (کمی) پھیلی ہوئی ہے، بجلی و گیس کی لوڈشیڈنگ، پیٹرول کی مہنگائی، دھماکے، قتل و غارت گری ہے۔ ہر شخص محسوس کرتا ہے کہ میں غیر محفوظ ہوں، نہ مسجدیں محفوظ ہیں، نہ عبادت گاہیں، نہ بازار۔

اِن کے بہت سے اسباب ہیں اور اسباب بیان کرنے والے، تحقیق کرنے والے، نظر رکھنے والے، اِن اسباب کو بیان بھی کر رہے ہیں۔

کچھ قیاس آرائیاں ہوتی ہیں جن میں کچھ صحیح، کچھ غلط بھی ہوتی ہیں۔ غیر ملکی سازشیں بھی ہیں، اپنوں کی بے وفائیاں بھی ہیں، حکمران ظالم بھی لوٹ رہے ہیں، کوئی کہتا ہے فلاں ملک یہ بم دھماکے کر رہا ہے، کوئی کہتا ہے غیر ملکی ایجنسیاں ہیں۔

لیکن یہ تو ظاہری نظام، ہے ایک نظام اللہ تعالیٰ کا اپنا ہے جو ہماری آنکھوں سے پوشیدہ ہے۔ وہ باتیں انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ امّت کو بتلادی گئی ہیں۔ ہم جو ملک کے بلکہ تقریباً پورے عالمِ اسلام کے حالات دیکھ رہے ہیں، اگر ہم ایک حدیث سامنے رکھیں تو محسوس ہوتا ہے کہ ان تمام حالات کی بنیاد اس حدیث سے معلوم ہوتی ہے۔

(آپ علیہ السلام نے فرمایا) خَمْسٌ بِخَمْسٍ "پانچ خرابیاں پانچ اعمال کے بدلے میں آیا کرتی ہیں"۔

اِن کی تفصیلات ایک اور حدیث (سنن البیہقی الکبریٰ 346/3) میں ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پانچ چیزیں ایسی ہیں اگر تم ان میں مبتلا ہوگئے تو ان کے نتائج وہ ہوں گے جو آگے بیان ہوں گے:۔

(1) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس قوم میں فحاشی و عریانی اعلانیہ طور پر ہونے لگے تو اس قوم میں وبائیں، طاعون اور ایسی ایسی بیماریاں آتی ہیں جو پہلے یعنی تمہارے آباؤ اجداد کو پیش نہ آئی تھیں۔

آج ہمارے ملک میں بیماریوں کا کیا حال ہے شاید ہی کوئی گھر ایسا ہوگا جس میں بیمار نہ ہو بلکہ کوئی شخص ایسا ملے گا جو بیماری میں مبتلا نہیں۔ کچھ چھوٹی بیماریاں ہیں، کچھ بڑی ہیں۔ پہلے ہارٹ فیل (دِل کا دورہ) کبھی ہوتا تھا لیکن اب بہت سنتے ہیں۔ کینسر جس کو عربی زبان میں "سرطان" کہا جاتا ہے کبھی ہوجاتی تھی لیکن اب کتنی پھیلی ہوئی ہے۔ اور فحاشی و عریانی میں مغرب سب سے زیادہ سبقت لے گیا ہے وہاں ایسی ایسی بیماریاں ہیں جن کا کبھی نام بھی نہ سنا تھا۔

(2) جو قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے اس کو قحط پکڑ لیتا ہے، اس قوم میں اشیاءِ ضرورت کی قلّت (کمی) پیدا ہوجاتی ہے۔ ہمارا ملک (پاکستان) دوسرے ملکوں کو گندم بھیجا کرتا تھا لیکن اب آٹے کا کیا حال ہے کہ لمبی لمبی لائنیں لگی ہیں۔ پہلے اتنی لوڈشیڈنگ نہیں تھی اب کیوں ہوتی ہے، پیٹرول مہنگا ہوگیا اور جب پیٹرول مہنگا ہوتا ہے تو ہر چیز مہنگی ہوتی ہے۔

جو قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے اس کے افراد پر زندگی کا بوجھ بڑھ جاتا ہے، زندگی بوجھل ہو جاتی ہے، زندگی آسان نہیں رہتی۔ جب مہنگائی و قتل و غارت ہو گی تو زندگی کا بوجھ بڑھے گا۔

سوال: ساری قوم تو تاجر نہیں کہ جو ناپ تول میں کمی کرے بلکہ ملازمت و مزدوری کرنے والے تو ناپ تول میں کمی نہیں کرتے؟

جواب: وَیۡلٌ لِّلۡمُطَفِّفِیۡنَ o المطففین:1

"ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے عذاب ہے"۔

وَیۡلٌ کے لغوی معنیٰ ہیں "ہلاکت و بربادی" (1) کہ ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے ہلاکت و بربادی ہے

(2) وَیۡلٌ جہنم کی وادی کا نام ہے جو اتنی گہری ہے کہ اگر جہنم کے اوپر کے کنارہ سے پتھر پھینکا جائے تو چالیس سال میں پہنچے گا۔ تو ناپ تول میں کمی کرنے والے اُس وادی میں ہوں گے۔ والد صاحب (حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ) نے لکھا ہے کہ جو جرم ان تاجروں کا ہے جو ناپ تول میں کمی کرتے ہیں وہی جرم ان ملازموں و مزدوروں کا ہے جو تنخواہ پوری لیتے ہیں اور ڈیوٹی پوری نہیں دیتے۔ معارف القرآن عثمانی

مطلب یہ ہے کہ ناپ تول میں کمی کرنے والے جس وادی میں جائیں گے، ڈیوٹی پوری نہ کرنے والے بھی اسی وادی میں پھینکے جائیں گے۔

(3) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو قوم زکوٰۃ دینا چھوڑتی ہے (مراد مسلمان ہیں) تو اس قوم سے بارشوں کو روک لیا جاتا ہے اور اگر جانور و چوپائے نہ ہوتے تو بارشیں بالکل بند ہو جاتیں۔ بہت سے ایسے لوگ ہیں جو زکوٰۃ دیتے بھی ہیں، بعض نہیں بھی دیتے۔ جتنے زکوٰۃ دینے والے (مال دار) لوگ ہیں اگر وہ سب زکوٰۃ دیں تو ہمارے ملک کا نظام ہی بدل جائے۔

حدیث میں آتا ہے "زکوٰۃ جس مال میں مل جاتی ہے اس کو برباد کر کے چھوڑتی ہے"۔ مشکوٰۃ 157، بربادیٔ مال کی دو صورتیں:

(1) مال دار پر زکوٰۃ واجب ہے وہ زکوٰۃ نہیں نکالتا تو یہ زکوٰۃ اس کے باقی مال کے ساتھ ملی ہوئی ہے یہ اس باقی مال کو بھی برباد کر کے چھوڑے گی۔

(2) ایک آدمی زکوٰۃ کا مستحق نہیں اس کے باوجود وہ زکوٰۃ لے لیتا ہے۔ مال دار ہے لیکن ظاہر یہ کرتا ہے کہ میں زکوٰۃ کا مستحق ہوں۔ اُس نے زکوٰۃ لے لی تو اب اُس کا یہ مال بھی تباہ و برباد ہو گا۔ (4) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو قوم اللہ اور اس کے رسول سے کئے ہوئے عہد کو توڑتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس قوم پر اس کے دُشمن کو مسلّط کر دیتا ہے۔ آج یہ ہو رہا ہے، ہم نے پاکستان بناتے وقت اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے یہ وعدہ کیا تھا کہ شریعت نافذ کریں گے، نعرے لگائے تھے کہ پاکستان کا مطلب کیا؟ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، لیکن ہم نے اس عہد (وعدہ) کو توڑ دیا۔ غیر شرعی قوانین اپنے اوپر مسلط کر لیے۔ پوری قوم نے "دستورِ پاکستان" بنایا کہ کوئی کام قرآن و سنّت کے خلاف نہ ہو گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہمارا دستور قرآن و سنت کے مطابق بہت حد تک ہے لیکن اس پر عمل نہیں ہے۔ ہم نے اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے عہد (وعدہ) کو توڑا جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ہمارے اوپر ہمارے دشمنوں کو مسلط کر دیا (5) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب حکمران اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام کے خلاف قوانین جاری کرنے لگیں تو اس قوم میں پھوٹ پڑ جاتی ہے، آپس میں جنگ و جدال اور خانہ جنگی جایا کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ (ہمیں) پناہ میں رکھے۔ آمین

حدیث: مسلمان کی بد دُعا اور اس کی فراست سے بچو۔ حلیۃ الاولیاء

اصلاحی مجالس

افادات و ترتیب: مولانا زین العابدین صاحب

تعویذ کب دینا چاہیے؟

ملفوظ: ایک صاحب نے کسی مریض کے لیے (حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ سے) تعویذ مانگا۔ دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ اس (مریض) کو سخت بخار ہے اور بہکی بہکی باتیں کرتا ہے، تیماردار سمجھے کہ آسیب وغیرہ کا خلل ہے۔ حضرت (تھانوی رحمہ اللہ) نے فرمایا کہ بھائی! اس کا علاج کرو مرض میں ایسا ہوا کرتا ہے جیسا کہ تم بیان کرتے ہو۔ اگر حکیم کہہ دے کہ بیماری نہیں ہے وہ وقت تعویذ دینے کا ہے، اگر میں ابھی تعویذ دے دوں گا تو تم علاج سے بے فکر ہو جاؤ گے اور مریض کو ضرر (نقصان) ہوگا۔

تشریح اس ملفوظ میں حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے تعویذ کا موقع بیان فرمایا کہ تعویذ اس وقت دیتے ہیں جب جسمانی بیماری نہ ہو، حکیم کہہ دے کہ اس کو کوئی جسمانی بیماری نہیں ہے۔ جنّات کا اثر ہے یا کسی نے جادو کیا ہے تو ان دونوں کے لیے تعویذ دیتے ہیں۔

تعویذ کے لیے تین لازمی شرطیں:

1. تعویذ میں کوئی شرکیہ کلمہ نہ ہو۔ بعض تعویذوں میں جنّات کا نام لکھ دیتے ہیں وہ جن خوش ہو کر امداد کر دیتے ہیں، یہ نہیں ہونا چاہیے۔

2. تعویذ بے موقع استعمال نہ کیا جائے مثلاً اگر بیوی بات نہیں مانتی تو اس کے لیے تعویذ کروالو تا کہ بات ماننے لگ جائے یہ ٹھیک ہے۔ لیکن اجنبی عورتوں کے لیے تعویذ نہ کراؤ کہ وہ میرے پیچھے لگ جائیں، وہ میری بات ماننے لگ جائیں یہ جائز نہیں ہے۔

3. تعویذ کو مؤثر بالذات نہ سمجھیں کہ یہ تعویذ ہی علاج کردے گا۔ تعویذ تو ایک تدبیر ہوتی ہے، ایک دوا ہوتی ہے جیسے دوا سے کبھی فائدہ ہوتا ہے کبھی نہیں ہوتا ایسے ہی تعویز سے بھی کبھی فائدہ ہوتا ہے کبھی نہیں ہوتا۔

مؤثر بالذّات صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، وہ ذات جو چاہے کردے اور کوئی چیز مؤثر بالذّات نہیں (بلکہ اسباب ہیں کبھی ان کا فائدہ ہوتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا۔ (مذکورہ) ان تین شرطوں کے ساتھ تعویذ لکھ دینا جائز ہے۔

تعویذ لکھنے کو مشغلہ نہ بنانا چاہیے:

تعویذ لکھنے ہی میں دن رات لگا رہے یہ ہمارے اکابرین کو پسند نہیں۔ تعویذ ہوتا ہے کہ چھ مہینے، سال میں کبھی کبھار کوئی ایک آدھا تعویذ لکھ دیا، یہ تو نہیں کہ ایک ہی دن میں 100 تعویذ لکھنے شروع کردے، اسی کو کمائی کا ذریعہ بنالے، یہ طریقہ غلط ہے۔ جو (شخص) ایسا کرتا ہے اُس میں اگر نسبتِ باطنہ ہو بھی تو (وہ) ختم ہو جاتی ہے۔ نسبتِ باطنہ "تعلق مع اللہ" کو کہتے ہیں، کہ اللہ تعالیٰ سے قوی (مضبوط) تعلق ہو جائے اس کو "ولایت" بھی کہتے ہیں اور "وصول الی اللہ" بھی کہتے ہیں۔ تعویذ کا طریقہ یہی ہے جو بیان کیا، یہ نہیں کہ ہر وقت تعویذ ہی لکھتا رہے، اسی کو آمدنی کا ذریعہ بنالے، ہزاروں روپے اسی سے کھانا شروع کردے یہ غلط طریقہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کا تعلق بڑی اُونچی چیز ہے:

تعویذ معمولی چیز ہے اور تعلق مع اللہ (اللہ کے ساتھ تعلق) ونسبتِ باطنہ تو بڑی اُونچی چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق ہو جائے، اللہ تعالیٰ کا مقرّب بن جائے، اللہ تعالیٰ کا ولی بن جائے یہ تو بہت اُونچی چیز ہے۔ تعویز گنڈا کی وجہ سے

اس کو ضائع کر دینا اچھا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق کے مقابلہ میں دُنیا کی چیزیں تو کچھ بھی نہیں ہیں بلکہ ایک چھوٹی سے چھوٹی نیکی دُنیا بھر کی (تمام) دولتوں سے بہتر ہے۔ یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا بلکہ روح المعانی میں ایک روایت کے حوالے سے کہہ رہا ہوں۔

نیکی کا یونٹ: میری ہمشیرہ کے داماد ہیں ڈاکٹر عبدالقیوم صاحب وہ مجھے کہنے لگے ماموں جی! یہ تو بتایئے یہ جو کہتے ہیں ایک نیکی کا ثواب، دو نیکیوں کا ثواب، دس نیکیوں کا ثواب، اس (نیکی) کا یونٹ کیا ہے؟ یعنی ایک نیکی کے ثواب کی مقدار کیا ہے؟ میں نے کہا ....

''نیکی کا یونٹ پوری دُنیا کی دولتوں سے بڑھ کر ہے''۔

یہ نیکیاں کمانے کے دن ہیں:

نیکیوں کو حاصل کریں، نیکیاں کمائیں یہ دن ہیں نیکیاں کمانے کے مرنے کے بعد نیکیاں نہیں کما سکیں گے۔ کروڑ روپیہ دے کر بھی ایک منٹ نہیں ملے گا کہ اب سُبْحَانَ اللّٰہِ کہہ لیں۔ ایک منٹ میں آدمی 60 دفعہ، 100 دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہِ کہہ لیتا ہے۔

اب ہمیں کئی منٹ، کئی گھنٹے، کئی دِن ملے ہوئے ہیں اِن میں نیکیاں کرلیں۔ تعویذ گنڈوں کو چھوڑ دیں، تعویذ گنڈے معمولی چیز ہیں ان کے پیچھے نہ پڑیں بلکہ نیکیاں کریں زیادہ سے زیادہ نیکیاں کما کر قبر میں جائیں۔ نیکیوں سے جیب بھی بھری ہوئی ہو اور تھیلہ بھی ساتھ ہو وہ بھی نیکیوں سے بھرا ہوا ہوتا کہ قبر میں جاتے ہی فرشتے کہہ دیں کہ اس کو پوچھنے کی کیا ضرورت ہے؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا منکر نکیر کو جواب:

جیسے... حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی جب وفات ہوگئی تو ان کے صاحبزادہ حضرت عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا نے خواب میں آپ کی زیارت کی۔ پوچھا: ابا جان! قبر میں کیا معاملہ پیش آیا؟ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے) فرمایا ہاں! ہاں فرشتے تو آئے تھے مجھے پوچھنے لگے.....

مَــنْ رَّبُّـکَ (''تیرا ربّ کون ہے''؟) میں نے ایک کو پکڑ لیا (اور کہا) میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں پہلے تم بتاؤ مَنْ رَّبُّکَ (''تیرا ربّ کون ہے''؟)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے شیطان تو ڈرتے ہی تھے، اُن سے فرشتے بھی ڈرتے تھے۔ دوسرا فرشتہ کہنے لگا...

دَعْهُ لِاَنَّهٗ عُمَرُ الفَارُوْقُ سِرَاجُ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔

''یہ تو عمر فاروق ہیں یہ تو اہلِ جنّت کے چراغ ہیں''۔

تو پھر وہ فرشتے چلے گئے۔ (الانصاف للباقلانی 16/1)

بہرحال اعمالِ صالحہ کی کوشش کرنی چاہیے، تعویذ گنڈا کے پیچھے نہیں پڑنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح سمجھ نصیب فرمائیں۔ آمین

موت سے کس کو رُستگاری ہے
آج وہ کل ہماری باری ہے

آدمی کا جسم کیا ہے جس پہ شیدا ہے جہان
ایک مٹی کی عمارت ایک مٹی کا مکان
خون سے گارا بنایا اینٹ جس میں ہڈیاں
چند سانسوں پہ کھڑا ہے یہ خیالی آسمان
موت کی پُرزور آندھی جس دم آکر ٹکرائے گی
بس یہ عمارت ٹوٹ کر خاک میں مل جائے گی

مرنے سے مَفر نہیں ہے جب اے اکبرؔ!
بہتر ہے یہی خوشی سے مرنا سیکھو

شریعت میں تین اہم ذمّہ داریاں

از مدیر ماہ نامہ علم و عمل، لاہور

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ0

نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّيۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوۡلِهِ الۡكَرِيۡمِ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيۡنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَزۡوَاجِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَاَتۡبَاعِهٖ اَجۡمَعِيۡنَ.

دین میں یہ تین کام بہت زیادہ اہمیّت رکھتے ہیں

دوسرے لفظوں میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ دین میں سب سے مشکل کام اور بڑے سے بڑے عہدے یہی تین ہیں: **1 انتظام و اہتمام** خواہ مدرسہ کے مہتمم ہوں یا ناظم یا کسی علاقہ وشہر کے ناظم ہوں یا پھر کسی صوبہ یا ملک کے سربراہ ہوں سب انتظام و اہتمام میں شامل ہیں۔ جس کا جتنا بڑا انتظام ہوگا اس کو اسی کے حساب سے پوچھ ہوسکتی ہے۔ یہ بڑی امانت، دیانت اور تقویٰ کا کام ہے لاپرواہی سے بات نہ بنے گی۔

عہدہ، کرسی، عزّت کے حصول کے لیے یہ کام کرنا ہوتو یہ اپنے لیے دُنیا وآخرت میں تباہی و بربادی کا کام بن جاتا ہے۔ اس میں بڑی محنت، لگن، شوق، جذبۂ خدمت، خلوص وحسنِ سلوک جیسی چیزیں فوری چاہیئں۔ اس کام میں مال کا درست استعمال فرائض میں سے ہے، قصداً لاپرواہی حرام ہے۔ قوم کا پیسہ امانت ہے مشورہ سے درست جگہ ضرورت کے مطابق لگانا واجبات میں سے ہے۔ غرباء ومساکین کا خیال رکھنا اپنوں کو بلاوجہ ترجیح نہ دینا غرض ہر کام درست کرنا پڑتا ہے۔ **2 فتویٰ دینا** دوسرا اہم کام فتویٰ دینا یا مسائل بتانا ہے۔ یہ کوئی معمولی کام نہیں بہت اُونچے درجہ کا کام ہے۔ اس میں لاپرواہی، مرضی کا مسئلہ، یا جو دِل میں آیا کہہ دیا، اپنی طرف سے بتادیا تحقیق نہ تھی یا سنی سنائی بات آگے چلادی یہ طریقہ کسی مفتی صاحب، عالمِ دین کے لیے درست نہیں۔ تو عوام میں جو عالم نہیں وہ اپنی طرف سے رائے و مسئلہ کیسے بیان کرسکتے ہیں؟ مثلاً ٹرین میں ہر دوسرا شخص مفتی بنا بیٹھا ہوتا ہے کہ ''جی چلتی ٹرین میں جدھر مرضی منہ کرکے بیٹھ کر نماز پڑھ لینا درست ہے''۔ حالاں کہ یہ مسئلہ غلط بتلایا جاتا ہے۔ قیام فرض ہے اس کی چھوٹ شریعت دے سکتی ہے مگر نہیں دی۔ جیسے شریعت نے (ساڑھے ستتر کلومیٹر کے) سفر پر نماز چار فرض کے دو کردیئے۔ کسی فرض میں چھوٹ یا واجب میں گنجائش (جیسے دورانِ سفر) جماعت کی چھوٹ یہ شریعت کا کام ہے۔ پھر اپنے اندازہ کے مطابق کوشش کرکے قبلہ کی سمت درست کرکے نماز شروع کرنا ضروری ہے۔ ٹرین، ہوائی جہاز، کشتی میں کھڑے ہوکر فرض نماز پڑھنا ضروری ہے چاہے وہ چل رہے ہیں یا یہ سواریاں رُکی ہوئی ہیں۔ اور کسی چلتی بس وغیرہ میں کھڑے ہوکر بھی نماز پڑھنا درست نہیں بیٹھ کر کیسے درست ہوسکتی ہے۔ بہرحال مسائل میں بڑی احتیاط، حاضر دِماغی، درست مسئلہ معلوم ہونا وغیرہ بہت ضروری ہے۔ **3 امامت کرانا** تیسرا اہم کام نماز پڑھانا ہے۔ یہ کام ہر بندہ نہیں کرسکتا، بہت ذمّہ داری واحتیاط کا کام ہے۔ نماز پڑھانے کے لیے نماز، امامت، وضوء کے تقریباً دوسو مسائل یاد ہونے چاہیئں۔ ہر داڑھی رکھنے والا بندہ صحیح امامت تھوڑا ہی کراسکتا ہے۔ حروف کی ادائیگی درست ہو، شلوار ٹخنوں سے اُونچی ہو، داڑھی چار اُنگل سے کم نہ ہو،

بقیہ..... ص 21 پر

اللہ تعالیٰ جلّ شانہ سے ہمیشہ اُن کا فضل ہی مانگیئے۔ از مدیر

کشکول

قارئینِ کرام کے مراسلوں سے مزیّن

مرسلہ: محمد شریف طارق، لودھراں

عرش کا سایہ

''شرح احیاء'' میں ان لوگوں کی فہرست میں جو قیامت کے ہولناک دن میں عرش کے سائے میں رہیں گے، ان لوگوں کو بھی شمار کیا ہے جو مسلمانوں کے بچوں کو قرآن پاک کی تعلیم دیتے ہیں۔ نیز ان لوگوں کو بھی شمار کیا ہے جو بچپن میں قرآن مجید سیکھتے ہیں اور بڑے ہو کر تلاوتِ قرآن پاک کا اہتمام فرماتے ہیں۔

مرسلہ: بنتِ انار خان، چکوال

والدین کا مقام

حدیث: ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! والدین کا اُن کی اولاد پر کیا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''وہ دونوں تیری جنّت ہیں یا تیری جہنم ہیں''۔ (مشکوٰۃ ص: 421 بحوالہ ابن ماجہ)

یعنی والدین کی خدمت کر کے تم جنّت بھی حاصل کر سکتے ہو اور ان کی نافرمانی کر کے تم جہنم بھی کما سکتے ہو۔

مرسلہ: عارف الحسینی، خان بیلہ

بدنظری کی نحوست

حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ کا ایک مرید تھا۔ اُس نے ایک خوب صورت لڑکے کو دیکھا، کہنے لگا حضرت! یہ لڑکا غیر مسلم ہے کیا یہ بھی جہنم میں جائے گا؟ انہوں نے فرمایا لگتا ہے تو نے اُسے بُری نظر سے دیکھا ہے اب اس کا وبال تجھ پر ضرور پڑے گا۔ وہ حافظِ قرآن تھا اس ایک نظر کی وجہ سے قرآن مجید بھول گیا۔ (خطباتِ فقیر)

مرسلہ: بنتِ خان اکبر، پشاور

بازار میں دُعا

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بازار میں دو آدمیوں کی آپس میں ملاقات ہوئی، ایک نے دوسرے سے کہا: لوگ اس وقت (اللہ کی یاد سے) غافل ہیں، آؤ! ہم اللہ سے مغفرت طلب کرتے ہیں چنانچہ ہر ایک نے ایسا ہی کیا، پھر ان دونوں میں سے ایک کا انتقال ہو گیا، دوسرے نے اسے خواب میں دیکھا وہ کہنے لگا تمہیں معلوم ہے کہ جب شام کو بازار میں ہماری ملاقات ہوئی تھی (اور ہم نے اللہ کو یاد کر کے اس سے مغفرت طلب کی تھی) تو اللہ تعالیٰ نے اسی وقت ہماری مغفرت کر دی تھی۔ (حیاۃ الصحابہ 343/3)

مرسلہ: ابو عبداللہ اشرفی، لاہور

دانائی کی بات

حضرت لقمان حکیم رحمہ اللہ نے اپنے بیٹے! کو دانائی کی بات بتاتے ہوئے فرمایا کہ ''اے بیٹے! جب معدہ کھانے سے بھر جائے تو فکر سو جاتی ہے (یعنی انسان پر سُستی طاری ہو جاتی ہے اور وہ غور و فکر کے قابل نہیں رہتا) اور دنیا و آخرت کی فکر ختم ہو جاتی ہے اور حکمت گونگی ہو جاتی ہے (یعنی باطنی حکمت و دانائی کی باتیں سوچی اور کہی نہیں جا سکتیں) اور اعضاء عبادت کرنے سے سُست ہو جاتے ہیں۔ (احیاء العلوم 71/3)

مرسلہ: ابو عبداللہ، لاہور

نہیں چلتی......

- جاہل کے سامنے عقل مند کی دلیل۔ ......
- مال دار کے سامنے غریب کی۔ ......
- خیالات کی دُنیا پر کسی کی حکومت اور زور۔ ......
- ظالم کے سامنے کوئی حجّت و دلیل۔ ......
- موت کے سامنے کوئی حکمت ......
- بددیانت کی دوکان ......

حدیث: اللہ کو سچی بات سب سے زیادہ پسند ہے۔ (بخاری)

یہ امن پھر لوٹ سکتا ہے... مگر کیسے؟

مرسلہ

مولانا سیّد محمد آفتاب شاہ صاحب، لاہور

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۝

موجودہ دور کے اندر جتنے اسباب اور وسائل انسان کی آبادکاری اور فلاح وترقی کے لیے استعمال ہو رہے ہیں اِس سے زیادہ اسباب اسی اشرف المخلوقات (انسان) کو تباہ و برباد کرنے کے لیے استعمال ہو رہے ہیں۔ مثلاً اگر یہ انسان بیمار ہے تو علاج کے لیے ایک نمبر دوائی میسر نہیں لیکن جب اس انسان کو تباہی و بربادی کی اندھی وادی میں دھکیلنا ہوتا ہے تو ایک نمبر بم دستیاب ہوتے ہیں جن کا نشانہ کارگر اور سو فیصد درست ہوتا ہے پھر نتیجہ میں جو تباہی و بربادی اور ہلاکتیں درپیش ہوتی ہیں اَلْاَمَان وَالْحَفِیظ۔

اس بدامنی اور دہشت گردی کا حل کیا ہے؟ اس کا جواب تلاش کرنے سے پہلے اس کے اسباب کو تلاش کرنا چاہیئے کہ یہ بدامنی اور دہشت گردی کیوں پیدا ہوئی؟ اب اگر اسباب معلوم ہو گئے تو از خود اس کا حل بھی معلوم ہو جائے گا۔

موجودہ بدامنی کی سب سے بڑی اور اہم وجہ ہمارا اجتماعی طور پر اپنے خالق (اللہ تعالیٰ) کی معرفت، اپنی پیدائش کا مقصد بھولنا اور دین کو صرف آخرت کی بھلائی کا ذریعہ سمجھ کر بے دینی اور مادہ پرستی کی راہ پر چلنا ہے۔ ’’خالق کی معرفت اور مقصد پیدائش‘‘ کا سمجھنا ہمارے لیے ضروری ہے اس لیے کہ اگر چکی اپنے محور و مرکز کے گرد گھومتی رہے تو مقررہ مقصد اور ضرورت کو پورا کرتی ہے ورنہ فساد کا ذریعہ بن کر تباہ و برباد ہو جاتی ہے۔ اب شاید کہ یہ بات سمجھ آجائے کہ معرفت ایسی کیوں ضروری ہے اور مقصدِ پیدائش کو مدّنظر رکھنا اہمیّت کا حامل کیوں ہے؟

معرفتِ الٰہیہ ایمان کی ترقی کا سبب اور ذریعہ ہے اور مقصدِ پیدائش کو مدّنظر رکھنا اپنی بقا کے لیے ضروری ہے۔

اب ایمان وتقویٰ کی اہمیت کو ملاحظہ فرمائیں! ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ ’’اگر بستی والے ایمان لے آتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان کی اور زمین کی برکتیں کھول دیتے۔ (الاعراف:96)

اب نہ صرف اہلِ پاکستان بلکہ اہلِ اسلام اگر ایمان اور تقویٰ کی زندگی اختیار کرلیں تو یہ برکات ان کے لیے بھی اُتر سکتی ہیں باقی رہا کہ دِین کی کیا اہمیت ہے تو اس کو ایک مثال سے سمجھیں ’’حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ‘‘ فرماتے تھے کہ دین کی مثال رسی کی سی ہے اور جانور دو قسم کے ہوتے ہیں: ایک جانور وہ جو ہر وقت آزاد پھرتے ہیں وہ باوجود قیمت رکھنے کے قیمتی جانور میں شمار نہیں ہوتے بلکہ ہر کوئی ان کو مشقِ ستم بناتا ہے اور مارتا پیٹتا ہے اور دوسرا وہ جانور جس کے گلہ میں مالک کی رسی ہو اور ایک طرف بندھا ہوا ہو، اگر کوئی مارنا تو درکنار ہاتھ بھی لگانا چاہے تو اس کے مالک کو غصّہ آتا ہے کہ یہ میرا جانور ہے۔ اسی طرح جو انسان دین کی رسی کو گلہ میں ڈال لے اور نفس اور خواہش کی آزادی کو ختم کرلے تو جب اس کو کوئی مارے یا ہاتھ لگائے گا تو ’’اللہ عزّ وجل‘‘ خود مقابلہ پر آجاتے ہیں (یعنی اس کی حفاظت فرماتے ہیں) کہ یہ تو میرا غلام ہے۔ پس اگر ہمیں ملک سے بدامنی اور دہشت گردی کا مکمل خاتمہ کرنا ہے تو گناہوں سے معافی مانگ کر مکمل اور سو فی صد دین داری اختیار کرنا ہوگی۔ اور ہر وقت اللہ تعالیٰ سے ملک وملّت کی عافیت و حفاظت کی دعاؤں کا اہتمام کرنا ہوگا۔ مثلاً گھر سے نکلنے کی دعا پر حفاظت کا وعدہ ہے اس کا اہتمام کریں اور آیتِ الکرسی کا بھی اہتمام کریں اور گناہوں سے معافی بھی مانگتے رہیں۔

حدیث: اپنا عمل خالص کر تھوڑا سا بھی تجھے کافی ہو رہے گا۔ (دیلمی)

آخرت کی زندگی ہی اصل زندگی ہے

مرسلہ مولانا محمد طیب الیاس صاحب، لاہور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ''یہ دُنیا کی زندگی تو ایک کھیل تماشا ہے بے شک آخرت کا گھر وہی حقیقی گھر ہے، کاش! کہ وہ جان لیتے''۔ (العنکبوت: 64)

یہ دُنیا کی زندگی عارضی زندگی ہے جو غم اور خوشیوں کو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے۔

زندگی لطف بھی ہے، زندگی آزار بھی ہے
سازو آہنگ بھی ہے، زنجیر کی جھنکار بھی ہے
زندگی دِید بھی ہے، حسرتِ دیدار بھی ہے
زہر بھی آبِ حیات لب و رُخسار بھی ہے
زندگی دار بھی ہے زندگی دل دار بھی ہے

لیکن یہاں کامیاب وہی ہے جو خوشیوں کے ساتھ ساتھ غم پر بھی راضی برضا رہے۔

اے پسر از آخرت غافل مباش
با متاع ایں جہاں خوش دل مباش
در بلیّاتِ جہاں صبّار باش!
گاہِ نعمت شاکرِ جبّار باش!

''اے بیٹے! فکرِ آخرت سے غفلت میں نہ رہ، اس جہاں کے سامانِ زینت سے دِل مت لگا، دنیا کے سرد گرم پر راضی بہ رضا رہ اور ہمیشہ خدا کی نعمتوں کا شکر کرتا رہ''۔

یہ عارضی زندگی خدا کی یاد ہی میں صرف (خرچ) ہونی چاہیے۔ بقولِ شاعر۔

زندگی نام ہے اللہ پر مر مٹنے کا
یہ سبق سارے زمانے کو دیئے جاتا ہوں

دُنیا کی زندگی کا ہر جاتا سانس نیکی میں صرف ہونا چاہیے۔

فرصتِ زندگی بہت کم ہے
مغتنم ہے یہ دید جو دم ہے

نبی کریم ﷺ نے فرمایا

اَللّٰھُمَّ لَاعَیۡشَ اِلَّا عَیۡشُ الۡاٰخِرَۃِ. (بخاری و مسلم)

''اے اللہ! زندگی تو صرف آخرت ہی کی زندگی ہے''۔

اس دنیا کی زندگی میں روز و شب ہونے والے انقلابات (تبدیلیاں) ہمارے لیے دلیل اور نمونہ ہیں کہ ہماری حالت بھی بدل جانے والی ہے کہ یہ عارضی زندگی ختم ہو جائے گی پھر آخرت کی اصلی، حقیقی، نہ ختم ہونے والی زندگی ہوگی۔

اِک دن جانا ہے ہم نے چھوڑ کر سب کو حکیم
لمحہ لمحہ بات یہ سمجھا رہی ہے زندگی

لیکن عجیب بات ہے کہ دُنیا کی زندگی عارضی ہے لیکن اس سے جانے کو کوئی تیار ہی نہیں۔

عجب یہ زندگی کی قید ہے دُنیا کا ہر انساں
رہائی مانگتا ہے اور رہا ہونے سے ڈرتا ہے
کون ایسا ہے نہیں ہے جس کو خبر
پھر جو غفلت ہے تو یہ دُنیا کا ایک دستور ہے

بہر حال دُنیا کی اس زندگی میں انسان جو بوتا ہے وہی آگے آخرت کی زندگی میں کاٹے گا، ہمیشہ کی خوشیاں یا غم، آرام (راحت) یا آلام (تکالیف) اور، رحمتیں یا زحمتیں، روشنیاں یا تاریکیاں، جزا یا سزا۔

ظالم! ابھی ہے فرصتِ توبہ نہ دیر کر
وہ بھی گرا نہیں جو گرا پھر سنبھل گیا

حدیث: جب اللہ کسی کو بے وقعت کرنا چاہے تو وہ اپنے مال کو تعمیر میں لگا دیتا ہے۔ طبرانی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لَیْسَ مِنَّا 1

"وہ ہم میں سے نہیں"

مرسلہ: جناب محمد اسلم معاویہ صاحب، ڈیرہ اسماعیل خان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥

کوئی باپ اپنے بیٹے سے، کوئی استاذ اپنے شاگرد سے اور کوئی شیخ اپنے مرید سے کہہ دے کہ" فلاں کام کی وجہ سے تیرا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں،" تو بیٹا جب تک والد کو راضی نہ کرے اس کو قرار نہ آئے، شاگرد جب تک اپنے استاذ کو منا نہ لے اس کو چین نہ آئے، مرید جب تک اپنے شیخ کو مطمئن نہ کرے اس وقت تک اس کو دنیا اندھیر نظر آئے۔

اب غور کیجئے! کہ یہاں تو امام الانبیاء ﷺ فرما رہے ہیں کہ اگر میرا امتی فلاں برائی کا ارتکاب کرے تو اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں (اس کا یہ مطلب نہ سمجھنا چاہیے کہ اس گناہ کا مرتکب دین سے خارج ہو جاتا ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ان اُمور کا مرتکب راہِ ہدایت سے اعراض کرنے والا اور نبی علیہ السلام کو ناراض کرنے والا ہے)۔

لہٰذا یہ سوچنا چاہیے کہ درج ذیل احادیث میں جو اعمال ذکر کئے گئے ہیں کیا ان اعمال کی وجہ سے کہیں نبی کریم ﷺ سے ہمارا تعلق تو نہیں ٹوٹ رہا۔ اگر ایسا ہے تو فوراً ہمیں اپنا قبلہ درست کرنا چاہیے اور نبی کریم ﷺ کے تعلق و نسبت والی گھنی چھاؤں میں زندگی بسر کرنی چاہیے۔

حضرت مولانا محمد منظور نعمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حدیث کے مطالعہ کے سلسلہ میں یہ خیال رکھنا چاہیے کہ وہ خالص علمی سیر و تفریح اور اضافۂ معلومات کے طور پر نہ ہو بلکہ رسول اللہ ﷺ سے اپنے ایمانی ربط کو قوی اور تازہ کرنے کے لیے اور عمل کرنے اور ہدایت کے حصول کی نیت سے ہو۔ (معارف الحدیث)

غیر اقوام کی تقلید کرنے والا:

حضرت ابنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا سے روایت ہے جس شخص نے ہمارے غیر سے مشابہت اختیار کی وہ ہم سے نہیں ہے۔ یہود و نصاریٰ کے ساتھ مشابہت مت اختیار کرو۔ (کنزالعمال 54/9 بحوالہ ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا سے منقول ہے: وہ شخص ہم میں سے نہیں جو غیر کے طریقوں پر عمل کرے۔ (کنزالعمال 121/1)

اس حدیث پاک میں نبی پاک ﷺ نے فرمایا جو ہمارے طریقوں (سنتوں) کو چھوڑ کر کے غیر اقوام کی تہذیب و تمدّن اپنائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

ایک اور روایت میں ارشاد فرمایا احمقوں میں احمق ترین اور گمراہی کے گڑھے میں سب سے زیادہ دھنسنے والی وہ قوم ہے جو اپنے نبی کی تعلیمات سے اعراض کر کے دوسرے نبی کی تعلیمات کی خواہش مند ہو جائے اور خود دوسری اُمت میں شامل ہونا پسند کرے۔

(کنزالعمال ج 1 بحوالہ دیلمی)

قرآن مجید سنوار کر نہ پڑھنے والا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: وہ شخص ہم میں سے نہیں جو قرآن مجید کو سنوار کر نہ پڑھے۔

(کنزالعمال 301/1 بحوالہ بخاری)

ایک دوسری روایت میں ہے ہر چیز کا ایک زیور ہوا کرتا ہے اور قرآن مجید کا زیور بہترین اور عمدہ آواز سے اس کی تلاوت کرنا ہے۔ (المعجم الاوسط 293/7)

بیوی کو شوہر کے خلاف بھڑکانے والا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: وہ شخص ہماری جماعت میں سے نہیں جس نے کسی کی بیوی کو شوہر کے خلاف یا غلام کو آقا کے خلاف بھڑکایا۔

(کنز العمال 218/3 بحوالہ ابی داؤد)

دھوکے باز:

حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: جس نے ہمیں (مسلمانوں کو) دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے، مکر و فریب دوزخ میں (لے جانے کا سبب) ہے۔

(کنز العمال 218/3 بحوالہ طبرانی)

مسلمانوں کو نقصان پہنچانے والا:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: جس نے مسلمان کو دھوکہ دیا یا اس کو نقصان پہنچایا اس سے مکر کیا وہ ہم میں سے نہیں۔ (کنز العمال 218/3 بحوالہ الرافعی)

عصبیت (قرابت داری) کی دعوت دینے والا:

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: اس شخص سے ہمارا کوئی تعلق نہیں جو عصبیت کی طرف دعوت دے اور نہ اس کا کوئی تعلق ہے جو عصبیت پر لڑے اور نہ اس کا جس کی عصبیت پر موت آئے۔ (کنز العمال 204/3 بحوالہ ابی داؤد)

بڑوں کی عزّت نہ کرنے والا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: وہ ہم میں سے نہیں جو چھوٹوں پر شفقت اور بڑوں کی عزّت نہ کرے۔

(کنز العمال 69/3 بحوالہ ترمذی)

نیکی کا حکم اور بُرائی سے منع نہ کرنے والا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر شفقت، بڑوں کی عزّت، نیکی کا حکم اور برائی سے منع نہ کرے۔ (کنز العمال 69/3 بحوالہ مسندِ احمد)

چھوٹوں پر شفقت و رحم نہ کرنے والا:

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے بڑوں کی عزّت، چھوٹوں پر رحم (نہ کرے) اور عالم کو نہ پہچانتا ہو۔

(کنز العمال 69/3 بحوالہ مسندِ احمد)

ملاوٹ کرنے والا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ملاوٹ کرتا ہے۔ (کنز العمال 10/4)

جادو کرنے اور کروانے والا:

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ شخص ہم سے نہیں ہے جس نے شگون لیا یا اس کے لیے شگون (بدفالی) کیا گیا یا کہانت (غیب کی بات بتانا) کا عمل کیا یا اس کے لیے جادو کیا گیا۔ (کنز العمال 49/10 بحوالہ طبرانی)

مرد و عورت کا ایک دوسرے کی مشابہت اختیار کرنا:

حضرت ابنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمَا سے روایت ہے وہ عورت ہم میں سے نہیں جو مردوں کی مشابہت اختیار کرے اور وہ مرد ہم میں سے نہیں جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرے۔ (کنز العمال 139/15)

مصیبت کے موقع پر واویلا کرنے والا:

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو شخص مصیبت و پریشانی کے وقت چلائے، سر منڈوائے اور گریبان پھاڑے ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

(کنز العمال 258/15)

جاری ہے

بہت خوش نما ہے یہ بنگلے تمہارے
یہ گملوں کے جھرمٹ یہ رنگین نظارے
ارے جی رہے ہو یہ کس کے سہارے
کہ مرنے سے پہلے ہو جائیں گے سب کنارے

شاعر اہلسنت مولانا ... (illegible vertical attribution)

حضرت صوفی صاحب دامت برکاتہم وفیوضہم کی قناعت، سادگی، مستقل مزاجی واستقامت، معاملات کی درستگی، نظم وضبط خصوصاً تدریس کے اوقات کی پابندی ہم جیسے نالائقوں کے لیے قابلِ عبرت ہے۔ اور یہ کتاب (حیاتِ سرور) ہمارے لیے نعمتِ عظمیٰ ہے۔

مولانا عبدالقدوس صاحب

نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡكَرِیۡمِ ٥

مولانا محمد عتیق الرحمٰن صاحب کی سترھویں تالیف "حیاتِ سرور" ماشاء اللہ بہت ساری خوبیوں پر مشتمل ہے، جن میں سے چند یہ ہیں:

1. یہ کتاب حضرت الشیخ دامت برکاتہم کے حالاتِ زندگی کا خلاصہ ہے۔
2. ہر عنوان ایک مستقل نصیحت ہے۔
3. حضرت الشیخ دامت برکاتہم کے بعض اساتذہ اور مشائخ رحمہم اللہ کے ذکر سے یہ کتاب تذکرۃ الاولیاء بن گئی ہے۔
4. مضامین کی کشش جہاں مؤلف موصوف کے اخلاص کی ترجمانی کر رہی ہے وہاں اہلِ ذوق کو عمل کی ترغیب بھی دے رہی ہے۔
5. مبالغہ سے پاک ہے جو کچھ حضرت الشیخ دامت برکاتہم کی عملی زندگی میں دیکھا وہی کتاب میں مذکور ہے۔
6. اس کتاب کو پڑھنے والا یوں محسوس کرتا ہے جیسے شیخ کی مجلس میں بیٹھا ہو۔
7. مضامین کی ترتیب، عمدہ کتابت، اعلیٰ کاغذ اور مزین ٹائٹل نے کتاب کے حُسن کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔
8. حضرت الشیخ دامت برکاتہم کے طرزِ تدریس اور طریقۂ اصلاحِ خلق میں خواص کے لیے بہت بڑی راہ نمائی موجود ہے۔

یہ کتاب لکھ کر مولانا صاحب مدظلہ نے اہلِ ذوق حضرات پر بہت بڑا احسان فرمایا ہے۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلّ شانہ اس کتاب کو مؤلف کے لیے سعادتِ دارین کا ذریعہ بنائے اور قارئین کرام کو اس سے بھرپور استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حیاتِ سرور کیا ہے؟

1) ایک مردِ قلندر کے ایثار و وفا کی داستان ہے۔ایک ایک جملہ فاضل مصنّف کے دردِ دل کا عکّاس اور اُس پر ادب کی چاشنی سونے پر سُہاگہ ہے۔

2) اربابِ مدارس و خانقاہ،نوخاستہ مدرّسین اور نوجوان نسل کو حضرت صوفی صاحب مُدَّظِلُّہٗ کے عزم و ہمّت سے آشنا کرنے کے لیے ایک مفید کتاب جو عملی جذبہ اُبھارنے اور دینی تقاضوں پر عمل کرنے میں قابلِ تقلید اور روشن چراغ کا کام دیتی ہے۔

مولانا عبداللہ شیرازی صاحب

حضرت صوفی صاحب مُدَّظِلُّہُ العَالِیٰ کو اللہ پاک نے بڑی خوبیوں،عمدہ صفات مثلاً علمیت،رُوحانیت،تقویٰ، طہارت،عبادت،ریاضت وغیرہ سے نوازا ہے۔حیاتِ سرور میں اِن صفات کو بہ خوبی اُجاگر کیا گیا ہے۔ مدیر ماہ نامہ علم و عمل لاہور کی جانب سے حضرت صوفی صاحب کے متعلقین کے لیے یہ کتاب خصوصاً اور عام سالکین کے لیے عموماً ایک بہترین تحفہ ہے۔

اللہ تعالیٰ جلّ شانہ اِس کتاب کو مؤلف کے حق میں ذخیرۂ آخرت بنائیں۔ آمین ثم آمین

مولانا محمد شریف کشمیری صاحب

باسمہ تعالیٰ۔

حیاتِ سرور کتاب مصلح الامّت نمونۂ اسلاف،ولیِ کامل،شیخ الحدیث حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ کی سوانح (حالاتِ زندگی) پر مشتمل ہے۔جس کو حضرت کے لائق فرزند مولانا محمد عتیق الرحمٰن صاحب نے بڑی عرق ریزی اور جاں فشانی کے ساتھ مرتب کیا ہے۔اور حضرت صوفی صاحب دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ کی تقویٰ سے بھرپور زندگی پر روشنی ڈالی ہے۔اس کتاب کے مطالعہ سے ایک فرشتہ صفت انسان کی صورت سامنے آتی ہے جو کہ مکمل ایک حقیقت پر مشتمل ہے۔ حضرت کی شخصیت کے ساتھ مکمل مطابقت رکھتی ہے۔ مبالغہ آرائی سے مکمل پرہیز کیا گیا ہے۔ان تمام خوبیوں کے ساتھ ساتھ کتاب کی طباعت بھی اعلیٰ ہے اور کاغذ بھی بہترین ستعال کیا گیا ہے اور قیمت بھی نہایت مناسب رکھی گئی ہے تاکہ ہر شخص اس سے آسانی سے فائدہ حاصل کرسکے۔

اللہ تعالیٰ کتاب کو نافع اور مقبول بنائے اور دِین کی اشاعت کا ذریعہ اور مؤلف کے لیے ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین

کتاب "مناجاتِ مقبول" کا تعارف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیۡنَ وَعَلٰۤی اٰلِہٖ وَاَزۡوَاجِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَاَتۡبَاعِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ۔

حکیم الاُمّت مجدّ دالملّت حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی نوّر اللہ مرقدہ کو اللہ تعالیٰ جلّ شانہ نے جو بلند پایہ مقام عطا فرمایا وہ سب پر واضح ہے۔ جہاں اللہ تعالیٰ جلّ شانہ نے حضرت حکیم الاُمّت رحمہ اللہ سے بڑے بڑے کام لیے وہاں پر "مناجاتِ مقبول" کتاب کی تالیف بے حد عظیم، انمول شاہ کار ہے۔ پوری کائنات میں تمام انسانیت کے لیے تا قیامت عظیم احسان و تحفہ ہے۔

اِس کتاب کی تعریف کے لیے ڈھونڈنے سے بھی الفاظ نہیں مل سکتے اور اس کتاب کو پڑھنے کی جو لذّت ہے دُنیا جہاں کے کسی کونے میں ایسی لذّت نہ مل سکے گی کیوں کہ اِس میں قرآنی آیات (دُعائیہ) اور احادیثِ مبارکہ میں آئی ہوئی تمام چھوٹی بڑی دُعاؤں کو جمع کر دیا گیا ہے۔ گویا اِس چھوٹی سی کتاب میں قرآن بھی ہے اور احادیثِ مبارکہ بھی ہیں۔

یہ کتاب ہر گھر کی نہیں بلکہ ہر فرد کی ضرورت ہے۔ اِس چھوٹی سی کتاب کی سات منزلیں بنا دی گئی ہیں، ہر منزل پر دِن لکھ دیا گیا ہے کہ اِس دِن یہ منزل پڑھ لی جائے، یہ ضروری نہیں۔ کوئی شخص ایک دِن یا دو دِن میں ساری کتاب بھی پڑھ سکتا ہے۔ یعنی جس دِن کی جو منزل لکھی ہے اُسی دِن اُس منزل کو پڑھنا ضروری نہیں۔ بلا ناغہ پڑھ کے دیکھیے! مزہ نہ آئے تو پھر کہیے۔

پاکستان کے ہر شہر کے مکتبوں (دینی کتابوں کے ملنے کی جگہوں) سے یہ کتاب "مناجاتِ مقبول" باآسانی سے مل جاتی ہے۔

ازراہِ کرم! اِس کتاب کو پہلی فرصت میں خریدیئے اور خود بھی پڑھیے اور اپنے بچوں کو بھی پڑھنے کے لیے کہیے۔ پڑھنے میں لطف آئے تو مدیر ماہ نامہ "علم و عمل"، لاہور کے لیے بلا استحقاق و بلا عذاب بخشش کی دُعا فرما دیجئے۔ شکریہ

نوٹ: یہ کتاب چھوٹے بڑے ہر سائز میں مع ترجمہ اور بغیر ترجمہ کے بھی مل جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں پڑھنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

اٰمِیۡنَ ثُمَّ اٰمِیۡنَ وَاٰخِرُ دَعۡوٰنَا اَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیۡرِ خَلۡقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَزۡوَاجِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَاَتۡبَاعِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ۔

از مدیر ماہ نامہ "علم و عمل"، لاہور

جس کی دوستی اور دشمنی اعتدال سے ہوگی اس کو کسی وقت بھی پریشانی نہ ہوگی۔ حضرت تھانوی

اِرشاداتِ اکابر

19

مولانا محمد عمر فاروق صاحب

مطلوب کام ہے کیفیات نہیں:

حکیم الأمّت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ ذکر میں کوئی مزے کا طالب ہے، کوئی کیفیات کا طالب ہے، جن کیفیتوں کے لوگ طالب ہیں وہ نفسانی کیفیات ہیں اور مطلوب روحانی کیفیات ہیں۔ نفسانیات کے درپے ہونے کی ضرورت نہیں ہے یہ نفسانی کیفیات اور جوش وخروش کچھ عمر نہیں رکھتے ہیں ان کے ختم ہونے کے بعد پھر روحانی کیفیت بڑھتی ہے البتہ دائمی ہوتی ہے (ہمیشہ رہتی ہے)۔ کام میں لگنا چاہیے یہ دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے کہ کیفیات بھی ہیں کہ نہیں، لذّت بھی حاصل ہو رہی ہے یا نہیں؟ اور نہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ کچھ ہوا کہ نہیں؟ میں کہتا ہوں کہ اپنے کو جس کے سُپرد کیا ہے اُس پر بغیر اعتماد (بھروسہ) اور انقیاد (اطاعت) اور اعتقاد کئے کام نہیں چل سکتا........ جب جاننے والا یہ کہہ رہا ہے کہ کام ہو رہا ہے بس اطمینان کرنا چاہیے۔ (ملفوظات حکیم الأمّت 100/1

نیکی پر ہمت کرنے کے لیے راہ نما واقعہ:

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ شیطان بزرگوں کو بھی یہ دھوکہ دیتا ہے کہ کیمیا سیکھ لو حلال ملے گا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ شاہ احمد سعید صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ایک انگریز آیا اور اس نے کہا کہ ہم شملہ پہاڑی پر کیمیا کی ایک بوٹی کی تلاش میں آئے تھے مگر نہ ملی، چوں کہ ہندوستان میں آئے تھے اس لیے آپ کی خدمت میں بھی زیارت کے لیے حاضر ہوگئے، یہاں سے جب واپس جاؤں گا تو اپنے استاد سے پھر اچھی طرح اس بوٹی کا حال دریافت کروں گا''۔ شاہ صاحب نے انگریز کا یہ خیال دور کرنے کے لیے فرمایا کہ تم اتنی دور سے آؤ اور کہیں پھر نہ ملے تب؟ اس انگریز نے جواب دیا کہ کب تک نہ ملے گی، دوسری مرتبہ، تیسری مرتبہ، چوتھی مرتبہ''۔ یہ سن کر شاہ صاحب کے آنسو نکل پڑے اور اپنے مریدوں کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا'' دیکھنا! دنیا کے لیے اس کی کتنی اعلیٰ محبت ہے اور تم لوگ برس، چھ مہینہ میرے پاس رہتے ہو تو کہتے ہو کچھ حاصل نہ ہوا۔ (ارشادتِ گنگوہی ص 62)

سچا بندہ کون ہے؟

حضرت عتبہ بن عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب انسان کا ظاہر و باطن یکساں (ایک) ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ یہ سچ مچ میرا سچا بندہ ہے۔ (اَخلاقِ سلف ص 27)

اعلیٰ اَخلاق باعثِ سکون ہیں:

حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم کا ارشاد ہے کہ حدیث شریف میں ہے کہ سب سے کامل ایمان اس شخص کا ہے جس کے اَخلاق اچھے ہوں۔ ہمارے ذہنوں میں یہ ہے کہ جو زیادہ عبادت گذار، زیادہ حج اور عمرہ کرتا ہے، زیادہ تسبیح وظیفے پڑھتا ہے اس کا ایمان کامل ہے مگر سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ جس کے'' اَخلاق اچھے ہوتے ہیں اس کا ایمان سب سے زیادہ اعلیٰ اور اکمل ہوتا ہے''۔ (مشکوٰۃ بحوالہ ابی داؤد ص: 432)

اعلیٰ اَخلاق نہ ہونے کی وجہ سے کم گھرانے ہیں جو سکون سے رہتے ہیں ورنہ کہیں شوہر کی طرف سے زیادتی ہے تو کہیں بیگم کی طرف سے زیادتی ہے، کہیں کسی اور کی طرف سے زیادتی ہے۔

یہ سب ایک دوسرے کے حقوق کا خیال نہ رکھنے کی وجہ سے ہے۔ (ماہ نامہ الابرار ص 18)

صحابہ کرام کی پاکیزہ زندگیاں

حضرت سعید رضی اللہ عنہ بن زید

مولانا محمد شریف صاحب، لاہور

نام ونسب: نام سعید، کنیت ابوالاعور، والد کا نام زید اور والدہ کا نام فاطمہ تھا۔ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کا سلسلۂ نسب ”کعب بن لوی“ پر نبی کریم ﷺ سے اور ”نفیل“ پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مل جاتا ہے۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ کے والد ان سعادت مند بزرگوں میں سے تھے جن کی آنکھوں نے اسلام سے پہلے ہی کفر وشرک کے ظلمت کدہ میں توحید کا جلوہ دیکھا تھا اور ہر قسم کے فسق وفجور (گناہوں) یہاں تک کہ مشرکین کے ذبیحہ سے بھی بچتے رہے تھے۔

قبولیت اسلام: جب رسول اللہ ﷺ نے دینِ حنیف کو دنیا کے سامنے پیش کیا اور دعوتِ توحید کا آغاز کیا تو گو اس وقت اس کے سچے شیدائی حضرت زید رضی اللہ عنہ صفحۂ ہستی پر موجود نہ تھے تاہم ان کے نیک فرزند حضرت سعید رضی اللہ عنہ کے لیے یہ آواز اجنبی نہ تھی انہوں نے جوش وجذبہ کے ساتھ اس آواز پر لبیک کہا اور اپنی نیک بخت بیوی کے ساتھ اسلام قبول کرلیا۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حقیقی بہن تھیں لیکن خود حضرت عمر اس وقت تک اسلام کی حقیقت سے ناواقف تھے۔ بہن اور بہنوئی کے مذہب کی تبدیلی کا حال سن کر نہایت غصّہ ہوئے اور دونوں کو اس قدر مارا کہ لہولہان ہوگئے۔ یہاں تک کہ ان کے اسی استقامت واستقلال کے جذبہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھی اسلام کی حقانیت کا جلوہ دکھایا۔

ہجرت اور غزوات: حضرت سعید رضی اللہ عنہ مہاجرینِ اوّلین کے ساتھ مدینہ پہنچے اور حضرت رفاعہ بن عبدالمنذر انصاری رضی اللہ عنہ کے مہمان ہوئے، کچھ دنوں کے بعد رسول اللہ ﷺ نے جب انصار اور مہاجرین میں بھائی چارہ قائم کرایا تو آپ کو حضرت رافع بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ کا بھائی بنادیا۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ جنگِ بدر کے سوا تمام غزوات میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ بڑی شجاعت اور دلیری کے ساتھ لڑے۔ عہدِ فاروقی میں جب شام پر باقاعدہ فوج کشی ہوئی تو حضرت سعید رضی اللہ عنہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے ماتحت پیدل فوج کے افسر متعین ہوئے۔ اس کے علاوہ دمشق کے محاصرہ اور یرموک کی فیصلہ کن جنگ میں نمایاں شجاعت اور جاں بازی کے ساتھ شریک رہے۔ آپ کو ”عشرہ مبشرہ“ میں سے ہونے کی سعادت بھی حاصل ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان کو زندگی ہی میں جنّت کی بشارت سنائی۔

اَخلاق وعادات: حضرت سعید رضی اللہ عنہ دُنیاوی ساز وسامان اور زیب زینت سے بے پرواہ تھے۔ آپ کے سامنے بہت سے انقلابات برپا ہوئے، بیسوں خانہ جنگیاں پیش آئیں اگرچہ وہ اپنے زہد وتقویٰ کے باعث ان جھگڑوں سے ہمیشہ کنارہ کش رہے تاہم جس کی نسبت جو رائے رکھتے تھے اس کو آزادی کے ساتھ ظاہر کرنے میں شامل نہیں کرتے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو وہ عموماً کوفہ کی مسجد میں فرمایا کرتے تھے ”تم لوگوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو سلوک کیا اس سے اگر کوہِ اُحُد لرزنے لگے تو کچھ عجب نہیں (یعنی تم نے بڑے جُرم کا ارتکاب کیا)۔

وفات: فتوحاتِ شام کے بعد حضرت سعید رضی اللہ عنہ کی تمام زندگی نہایت سکون وخاموشی سے بسر ہوئی۔ یہاں تک کہ 50ھ یا 51ھ میں ستر برس کی عمر میں اس عالمِ فانی سے عالمِ باقی (آخرت) کی طرف کوچ کیا۔ چوں کہ مدینہ کے نواح ”مقامِ عقیق“ میں آپ کی رہائش گاہ تھی اس لیے وہیں وفات پائی۔ جمعہ کا دن تھا حضرت عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا نمازِ جمعہ کی تیاری فرمارہے تھے

کھانا اتنا کھاؤ کہ بدن کی غذا ہو نہ کہ بدن اس کی غذا ہوجائے۔ ایک کہاوت

کہ آپ کی وفات کی خبر سنی اسی وقت "عقیق" کی طرف روانہ ہوگئے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے غسل دیا، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور مدینہ لاکر سپردِ خاک کیا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

یہ بھی بدنظری ہے

ملفوظ: سیّدی و مرشدی عارف باللہ شیخ المشائخ حضرت نواب عشرت علی قیصر صاحب مدظلہ کا ارشاد ہے صرف کسی کو بُری نظر سے دیکھنا ہی بدنظری نہیں بلکہ کسی کو حسد کی نظر سے دیکھنا یا حقارت کی نظر سے دیکھنا یہ بھی بدنظری ہے اس سے بھی بچنا ضروری ہے۔

مرسلہ: مولانا عبدالرحمٰن بن حضرت صوفی محمد سرور صاحب مدظلہ

بارش کی طلب میں دُعا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم○

بعض علمائے کرام و مشائخِ عظام یوں دُعا مانگتے ہیں: یااللہ! بارانِ رحمت (رحمت کی بارش) عطا فرما اور بعض بزرگوں سے یوں دُعا مانگتے بھی خود سنا ہے کہ یااللہ! رحمت باران (بارش کی رحمت) عطا فرما۔ سب طریقے درست ہیں مگر اقرب الی التحقیق والصواب یعنی زیادہ بہتر دوسرا جملہ لگتا ہے۔

کیوں کہ رحمت کی بارش تو اللہ تعالیٰ ہر وقت فرماتے رہتے ہیں اب یہاں بارش کی رحمت مانگی جارہی ہے۔ ازمدیر

بقیہ: .... فہمِ قرآن

کہنے لگے نہیں! وہ بہت سمجھ دار ہے نہیں مانے گا۔ یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ پردے سے نکل کر سامنے آگئے اور ڈٹ کر کہا:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

جنہوں نے پہلے کہا تھا "ہم میں سے بہتر ہے" وہی کہنے لگے بڑا پلید ہے اور اس کا باپ بھی بڑا پلید تھا۔ تو اندازہ لگائیے! کہ وہی زبانیں ہیں پہلے کچھ کہا اور پھر ضدّ کی وجہ سے کچھ کہا، تو ضدّ کا کوئی علاج نہیں ہے۔

ایمان لانے والے یہودی: تو ایک حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اسلام لائے اور پانچ سات افراد اور ہیں جو ایمان لائے باقی یہود میں سے جانتے ہوئے بھی (کہ سچے رسول ہیں) کوئی ایمان نہ لایا۔

بقیہ: شریعت میں تین اہم ذمّہ داریاں

مسائل یاد ہوں پھر بڑی احتیاط سے گناہوں سے توبہ کرکے تازہ اخلاص کی نیّت کے ساتھ نماز پڑھانی ہوتی ہے۔

یہ تین اہم کام شریعت میں اتنے بڑے درجہ کے ہیں کہ جن کے صحیح نکلے ان کے درجہ کا کیا ٹھکانہ؟ اور اگر خدانخواستہ یہ تینوں کام یا تینوں میں سے کوئی ایک کام خراب ہوا تو پکڑ بھی بڑی سخت ہوسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جلّ شانہ ہمیں دین کی صحیح سمجھ اور اس پر پورا پورا عمل نصیب فرمائیں۔

آمِيْنَ ثُمَّ آمِيْنَ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

جنت میں گھر بنائیے

حضرت ابو سعید خدری سے منقول ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس نے مسجد میں سے ایسی چیز باہر کردی جس سے (نمازیوں کو) تکلیف ہوتی تھی (کوڑ کباڑ، کانٹا، کنکر، تنکہ وغیرہ) اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنّت میں ایک گھر بنادے گا۔ ابنِ ماجہ

امیرِ شریعت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کی

تلاوت کی تاثیر

قاضی مجاہد الحسینی صاحب نے لکھا ہے" شاہ جی خطاب عام کے لیے کھڑے ہوئے، مجمع گوش بر آواز (آواز پر کان لگائے ہوئے)، فضا میں لحنِ حجازی رقص کرنے (پھیلنے) لگا، سامعین نے دِل تھام لیے، شجرو حجر نے سرگوشیاں چھوڑ دیں اور کائنات دم بخود ہو گئی۔ مکّہ کے پہاڑوں، مدینہ کی گلیوں اور طائف کے بازاروں کا منظر آنکھوں کے سامنے گھومنے لگتا! 15 منٹ اور بعض دفعہ نصف گھنٹہ کی تلاوتِ قرآن مجید کے بعد شاہ جی جب" صَدَقَ اللّٰہُ " کہہ کر آواز کے جادو طرازیوں کا سلسلہ ختم کرتے تو سامعین کے دِل و دِماغ پر کیف و مستی چھا گئی ہوتی اور یوں محسوس ہوتا کہ آسمان سے حور و ملائک فرشتے) مجمع پر رحمتوں کے پھول برسا کر جلسہ گاہ کو مشام جان (محور و متوجّہ) بنا گئے ہیں اور آبِ کوثر سے ہر آنکھ پُرنم کر گئے ہیں، سامعین کا جی چاہتا ہے کہ شاہ جی آج صرف قرآن پڑھ کر سناتے رہیں۔

یہ اشتیاق اور تقاضا صرف مسلم سامعین کا نہ ہوتا بلکہ غیر مسلموں کی بھی یہی کیفیت ہوتی۔ ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ ہندو کا بیان ہے کہ میں دور دراز کا سفر کر کے صرف شاہ جی کی تلاوتِ قرآن سننے کے لیے مختلف جلسوں میں شریک ہونے کی سعادت حاصل کیا کرتا تھا۔

(ماہنامہ نقیب ختمِ نبوت، امیرِ شریعت نمبر ص 183

ایک آدمی نے اپنا آنکھوں دیکھا واقعہ بیان کیا

کہ امیرِ شریعت حضرت سیّد عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری رحمہ اللہ کو ہم کشمیر سے لینے گئے، رات کے وقت ملاقات ہوئی صبح کا پروگرام طے ہوا، جب صبح ہوئی تو شاہ صاحب رحمہ اللہ نہ ملے، معلوم ہوا کہ فلاں جھیل کی پہاڑی پر صبح کی نماز پڑھ کر چلے جاتے ہیں اور کافی دیر بعد واپس آتے ہیں، جب ہم لوگ تلاش کرتے کرتے وہاں پہنچے تو ہماری آنکھوں نے کیا عجیب منظر دیکھا کہ شاہ صاحب رحمہ اللہ پہاڑ کی چوٹی پر تشریف فرما ہیں اور اپنی پُرسوز آواز میں قرآن کریم کی تلاوت میں مصروف ہیں ابھی صبح بھی پوری طرح نمودار نہیں ہوئی تھی، پہاڑ کے درمیان جھیل تھی دوسری طرف ایک اور پہاڑ تھا جہاں سے پانی بہہ رہا ہے مگر خاموشی کے ساتھ، زمین، آسمان و فضا سب خاموش ہیں اور شاہ صاحب رحمہ اللہ مصروفِ تلاوت ہیں اور کوئی انسان نہیں ہے، ہم نے اپنی آنکھوں سے ایک عجیب منظر دیکھا کہ سامنے والی پہاڑی پر ہر قسم کے چھوٹے بڑے سانپ ہی سانپ ہیں اُن میں سے ایک بہت بڑا سانپ پھن پھیلائے جھوم رہا ہے، شاہ صاحب رحمہ اللہ اپنی دُھن میں تلاوتِ قرآن میں مصروف رہے، ہم نے جو درختوں پر نگاہ ڈالی تو ان کو بھی پُرسکون پایا، جو پرندوں کو دیکھا تو وہ بھی خاموش نظر آئے، جب حضرت شاہ صاحب نے کوئی پون گھنٹہ بعد تلاوت ختم کی تو سانپوں نے پہلے سر کو پہاڑ پر رکھا جیسے سجدہ ریز ہوں پھر آہستہ آہستہ سرکتے ہوئے اپنے اپنے بلوں کی طرف چل دیئے، پرندے بھی خدا کی حمد کے گیت گاتے ہوا میں اُڑنے لگے، حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ نے جب ہماری طرف دیکھا تو فرمایا اے دوست! دیکھا تم نے، میں اگر پہاڑوں کو قرآن سناؤں تو وہ ریزہ ریزہ ہو جائیں، اگر سمندروں کو سناؤں تو وہ برف بن جائیں اگر ہواؤں کو سناؤں تو وہ ساکت (خاموش) ہو جائیں، مگر میری قوم نے میرے سر کے بالوں کی سیاہی کو سفیدی میں بدل دیا مگر میں ان کے دلوں کی سیاہی نہ دھو سکا۔ (بشکریہ ازماہنامہ مسلمان بچے)

مرسلہ: قاری محمد مغیرہ رحیمی، رحیم یار خان

آپ کے مسائل اور اُن کا حل

یکے از تلامذہ حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب مدظلہ

دعائیہ کلمات: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمِ گرامی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اسماءِ مبارکہ کے ساتھ پورا صلاۃ وسلام اور رضی اللہ عنہ لکھنا چاہیے صرف ''رضؓ'' لکھنا خلافِ ادب ہے جہاں صفحات کے صفحات اور پوری کتاب لکھ رہے ہیں تو صیغہ صلوٰۃ و سلام اور صیغہ ترضّی (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) میں کتنی جگہ صرف (خرچ) ہوتی ہے۔

درحقیقت یہ محبت کی کمی کی دلیل ہے۔اسی طرح اللہ تعالیٰ کے نام پر تعالیٰ کی جگہ ''تع'' اور رحمہ اللہ تعالیٰ کہ جگہ ''رح'' لکھنے کا دستور صحیح نہیں۔ (احسن الفتاویٰ 21/8)

حقوق العباد کا مسئلہ:

حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا کہ جانتے ہو مفلس کون ہے؟ عرض کیا ہمارے یہاں تو مفلس وہ شخص کہلاتا ہے جس کے پاس روپیہ، پیسہ نہ ہو۔فرمایا میری اُمّت میں مفلس وہ شخص ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوٰۃ لے کر آئے گا لیکن اس حالت میں آئے گا کہ فلاں کو گالی گلوچ کیا تھا، فلاں پر تہمت لگائی تھی، فلاں کا مال کھایا تھا، فلاں کی خون ریزی کی تھی، فلاں کو مارا پیٹا تھا اس کی نیکیاں اُن لوگوں کو دے دی جائیں گی پس اگر نیکیاں ختم ہوگئیں مگر لوگوں کے حقوق ادا نہیں ہوئے تو حقوق کے بقدر لوگوں کے گناہ اس پر ڈال دیئے جائیں گے اور اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ (نعوذ باللہ) (مشکوٰۃ ص 435)

اس لیے مسلمانوں کو چاہیے کہ قیامت کے دن ایسی حالت میں بارگاہِ الٰہی میں پیش ہو کہ لوگوں کے حقوق (جان ومال اور عزّت وآبرو کے بارے میں) اس کے ذمّہ نہ ہوں ورنہ آخرت کا معاملہ بڑا سنگین ہے۔

(آپ کے مسائل اور اُن کا حل ص 439)

مسجد میں دُنیا کی باتیں کرنا: بہت سے لوگوں کو دیکھا جاتا ہے کہ مسجدوں میں آکر بھی دنیوی باتوں میں مشغول ہو جاتے ہیں بلکہ بہت سوں کو دیکھا گیا ہے جن کو مسجد میں ذرا زیادہ رہنا ہوتا ہے اُن کے دِل سے مسجد کا ادب و احترام بالکل ختم ہو جاتا ہے۔بعض دفعہ اس قدر شور مچاتے ہیں کہ یہ فرق کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا گھر مسجد ہے یا کوئی تفریح گاہ۔ (العیاذ باللہ)

حالاں کہ جنابِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص مسجد میں دنیا کی باتیں شروع کرتا ہے تو فرشتے پہلے کہتے ہیں ''اے اللہ کے ولی! چپ رہ''۔ پھر اگر وہ چپ نہیں ہوتا اور باتوں میں لگا رہتا ہے تو کہتے ہیں ''اے اللہ کے دشمن! چپ ہو جا'' پھر اگر اس سے بھی آگے بڑھتا ہے تو کہتے ہیں ''تجھ پر خدا کی لعنت چپ رہ''۔

(المدخل لابن الحاج)

ایک روایت میں یوں آتا ہے کہ آخری زمانہ میں ایسے لوگ ہوں گے جو مسجد میں آکر جگہ جگہ حلقہ بنا کر بیٹھ جائیں گے وہاں دنیا اور اس کی محبت کی باتیں کریں گے تم ایسے لوگوں کے ساتھ مت بیٹھو کیوں کہ اللہ تعالیٰ کو مسجد میں ایسے لوگوں کی ضرورت نہیں۔ (مشکوٰۃ بحوالہ شعب الایمان)

اِن احادیث کی روشنی میں علمائے کرام نے لکھا ہے کہ جو دنیا کی باتیں مسجد سے باہر جائز ہیں مسجد میں وہ بھی ناجائز ہیں اور جو باتیں مسجد کے باہر بھی ناجائز ہیں وہ مسجد میں سخت حرام ہیں۔

(تعلیم الدین تسہیل شدہ)

جنت میں درخت لگائیے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیثِ طیبّہ میں کئی اعمال سے متعلق فرمایا کہ اُن اعمال کے کرنے سے جنّت میں درخت لگتے ہیں تو کیوں نہ ہم کوشش کریں کہ ان اعمال کو کر کے اپنی جنّت میں زیادہ درخت لگالیں۔

ذکر اللہ کے کلمات:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْم کہنے پر جنت میں درخت لگایا جاتا ہے۔ (ترمذی، مستدرک حاکم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا میں تمہیں دنیا کے اِن پودوں سے بہتر پودے بتاؤں سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، اَللّٰہُ اَکْبَر، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہر کلمہ کے عوض میں تیرے لیے جنت میں درخت لگیں گے۔

(البدور السافرۃ ص 529 بحوالہ ابنِ ماجہ)

حدیثِ معراج میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا جنت کی مٹی خوش بودار اور پانی میٹھا ہے اور جنت بے آباد زمین ہے اس کے درخت سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ہیں۔ (حوالہ بالا)

ختمِ قرآن مجید:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا قرآن مجید ختم کرنے پر ایک دُعا قبول ہوتی ہے اور جنت میں ایک درخت لگتا ہے۔ (طبرانی، شعب الایمان)

قرض ادا کرنے کے لیے چل کر جانا:

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد منقول ہے کہ جو شخص اپنے قرض خواہ کا قرض ادا کرنے کے لیے چلا زمین کے جانور اور پانی کی مچھلیاں اس کے لیے دُعائے رحمت کرتی ہیں اور ہر قدم پر جنّت میں ایک درخت ملنے کا فیصلہ لکھ دیا جاتا ہے اور ایک گناہ بخش دِیا جاتا ہے۔ (مجمع الزوائد 248/4)

سبحان اللہ! یہ شخص دوسرے کا اپنے ذمہّ کا حق ادا کرنے جارہا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق اس کے لیے رحمت کی دُعا کر رہی ہے جو بندہ کے حق ادا کرنے کی کوشش میں ہے اللہ تعالیٰ کو کتنا محبوب ہوگا۔

نفلی روزہ:

حضرت قیس بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو آدمی کسی دِن نفلی روزہ رکھے اس کے عوض اس کے لیے جنت میں ایک درخت لگایا جاتا ہے جس کا پھل انار سے چھوٹا اور ناشپاتی سے موٹا ہوتا ہے اس کی مٹھاس شہد کی مٹھاس سے زیادہ ہوتی ہے وہ قیامت کے دن اس میں سے کھائے گا۔ (البدور السافرۃ ص 531)

اللہ تعالیٰ ہمیں جنّت والے اعمال کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

مرسلہ
مولٰنا مجیب الرحمٰن، ڈیرہ اسماعیل خان

حدیث: سب اعمال میں سے پیارا عمل اللہ کے نزدیک زبان کی حفاظت کرنا ہے۔ بیہقی

خواتین کا علم و عمل

عورت کے لیے تکبر اور حُبّ جاہ کا علاج

از افادات: حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ۔ بنتِ مظہر، منڈی جہانیاں

عورتوں کو چاہیے کہ عمدہ کپڑا پہن کر کہیں نہ جائیں جہاں جائیں انہی کپڑوں میں چلی جائیں جو پہلے پہنے ہوئے ہوں۔ اس طرح کرنے سے تکبر ٹوٹ جائے گا، مگر ان کی حالت یہ ہے کہ جہاں جائیں گی لد پھند کر جائیں گی تا کہ شان ظاہر ہو، عورتوں میں حبِّ دُنیا (دُنیا کی محبت) کا غلبہ زیادہ ہے اس کا علاج یہ ہے کہ زیور، لباس وغیرہ شوہر کے سامنے گھر میں تو خوب پہنا کریں، مگر عورتوں کی حالت یہ ہے کہ برادری میں جائیں گی تو خوب بن ٹھن کر اور جب آئیں گی فوراً اُتار دیں گی تا کہ جس حال میں خاوند نے دیکھا تھا اسی میں دیکھے اِس کا علاج یہ ہے کہ خاوند کے سامنے پہنیں اور کہیں جائیں تو نہ پہنیں۔ (از وعظ: الحیاۃ ملحقہ حقیقت مال و جاہ)

یہ قیمتی موقع ہاتھ سے جانے نہ پائے

جناب محمد شفیق، صاحب لاہور

زندگی کے بہت سے مراحل میں کبھی کسی صاحبِ دل کے بیان سے، کبھی کسی صاحبِ درد کے قلم سے اور کبھی زمانہ کے اُتار چڑھاؤ اور حالات کے پیش آنے سے دل سے یہ آواز اُٹھتی ہے کہ تم کب تک اپنے مولیٰ کو ناراض کیے حرام لذّتیں حاصل کر کے اپنی زندگی کو تباہ و برباد کرتے رہو گے یہاں بھی پریشان اور وہاں بھی ندامت، اٹھو! اور اپنے رحیم و کریم ربّ کو منالو، ایسے موقع پر شیطان انسان کے سامنے مختلف حیلے بہانوں کا اِک جال تن دیتا ہے۔ اور یوں انسان اس قیمتی موقع کو گنوا دیتا ہے اور کل سے اپنی زندگی کا آغاز کروں گا کے چکروں میں پھنسا رہتا ہے اور یوں ہر آنے والے دن نیک اعمال سے دور اور اللہ تعالیٰ کو ناراض کرتا رہتا ہے اور انسان کا کل کبھی نہیں آتا۔ ؎ کل کرے سو آج کر، آج کرے سو اب پل میں پرے ہوئے گی، پھر کرے گا کب؟

ہمیں موجودہ وقت کو غنیمت جانتے ہوئے نیک اعمال میں جلدی کرنی چاہیے کہیں ایسا وقت نہ آجائے کہ ہم نیک اعمال نہ کر سکیں اور پچھتاوا باقی رہ جائے۔

حلال مال

حضرت رابعہ عدویہ رحمہا اللہ نے ایک مرتبہ اپنے والد صاحب سے کہا...... اے ابّا جان! میں آپ کو حلال میں حرام نہیں ملانے دوں گی، آپ ہمیں حلال مال کھلائیں، حرام کے لقمہ سے بھی ہماری حفاظت فرمائیں۔

ان کے والد نے کہا اگر حرام ملے گا تو پھر؟ اس پر رابعہ عدویہ رحمہا اللہ نے کہا کہ دنیا میں بھوک برداشت کر لینا آخرت میں آگ پر صبر کرنے سے بہتر ہے۔ (صفحات نیّرات من حیات السابقات)

حدیث: دُنیا سے بچو کہ وہ سرسبز و شیریں ہے۔ مسند احمد

ایک بچی کی اپنے بابا کے لئے دُعا

اللہ کرے سب کے بچے، بچیاں اپنے والدین کے لئے اِسی قسم کی دُعائیں کرتے رہا کریں۔ آمین

یا اللہ! میرے بابا کو بلا حساب بلا عذاب جنّت دیجئے۔ اِن کو عافیت کے ساتھ آپ جیسا چاہتے ہیں ویسا بنا دیجئے۔ اور ان کو رحمت کے سائے تلے لے لیجئے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پڑوس والی جنّت دیجئے اور موت کے وقت اپنی زیارت نصیب کیجئے گا اور کلمہ بھی نصیب کیجئے گا اور ان کی قبر مبارک کو اتنا وسیع کر دیجئے گا جہاں تک نظر جا سکے اور منوّر بھی کر دیجئے گا۔ اور ان کے ایمان، مال، جان، عزّت کی حفاظت فرمانا۔

از بنتِ عبداللہ

بے کار ہے......

مرسلہ محمد آصف سلیمان، شرگڑھ

- بے کار ہے......وہ قوم جس میں اتفاق نہیں۔
- بے کار ہے......وہ دل جس میں خوفِ خدا نہیں۔
- بے کار ہے......وہ لباس جس میں سادگی نہیں۔
- بے کار ہے......وہ محفل جس میں حضرت محمد ﷺ کا ذکر نہ ہو۔
- بے کار ہے......وہ شخص جس میں ایمان نہ ہو۔
- بے کار ہے......وہ دوست جس میں وفا نہ ہو۔
- بے کار ہے......وہ رات جس میں عبادت نہیں۔
- بے کار ہے......وہ پردہ جس میں حیا نہ ہو۔
- بے کار ہے......وہ گھر جس میں قرآن مجید نہیں۔
- بے کار ہے......وہ کتاب جس عمل نہ ہو۔
- بے کار ہے......وہ آنکھ جس میں حیا نہ ہو۔
- بے کار ہے......وہ علم جس پر عمل نہ ہو۔

نہیں کوئی فائدہ اس گلستان میں

حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب مدظلہ

ہٹایا جس نے سر اُس آستان سے — وہ ٹکرایا بلائے ناگہاں[1] سے
گناہوں سے اگر توبہ نہیں کی — تو وہ محروم ہے دونوں جہاں[2] سے
نہیں کرتا ہے جو ربّ کی اطاعت — وہ جیتا ہے حیات رائیگاں[3] سے
اگر ناراض ہے وہ خالقِ کُل[4] — تو کیا حاصل اسے کون و مکاں[5] سے
جہاں ہو گل[6] کے بدلے خارِ صحرا[7] — نہیں کچھ فائدہ اس گلستان[8] سے
نہ بلبل ہو نہ گل ہو جس چمن[9] میں — تو باز آیا میں ایسے بوستان[10] سے
خُدا سے گر نہیں ہے ربط اختر — عبث[11] ہے ربط ماہ و اختراں[12] سے

1. اچانک آنے والی مصیبت
2. دنیا و آخرت
3. بے کار زندگی
4. ساری کائنات کا پیدا کرنے والا
5. دنیا و آخرت
6. پھول
7. صحرا کے کانٹے اور جھاڑیاں
8. باغ
9. باغ
10. باغ
11. بے کار
12. خوب صورت و عمدہ چیزیں

حدیث: خوشامد کرنے والوں کے منہ پر خاک ڈالو۔ مسلم ترمذی

قرآنی دُعا میں

بیوی اور اولاد کا آنکھوں کی ٹھنڈک بننے کا مطلب؟

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

قرآن کریم کی سورۃ الفرقان آیت نمبر 74 میں اللہ تعالیٰ جلّ شانہ نے ہمیں ایک بہت اچھی جامع، زبردست دُعا سکھلائی ہے۔ .... رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ○

''اے ہمارے ربّ! ہمیں، ہمارے گھر والوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا دیجئے۔ (انتہیٰ) اِس دُعا میں بڑی جامعیت پائی جاتی ہے۔ پورے گھر کا مکمل سکون تقویٰ کے ساتھ مانگنا سکھایا گیا ہے۔ اس آیت میں جہاں بے شمار فوائد، اشارے ملتے ہیں وہاں پر تین بنیادی اور بڑی باتیں نمایاں طور پر سامنے آتی ہیں:

1 گھریلو خواتین آنکھوں کی ٹھنڈک بنیں۔ 2 اولاد آنکھوں کی ٹھنڈک بنے۔ 3 گھر کے سب افراد متقی بنیں اور سربراہ متقیوں کا امام بنے یعنی تقویٰ اور پرہیزگاری میں دیگر افراد کے لیے نمونہ ہو۔

از
مدیر ماہ نامہ علم و عمل، لاہور

بیوی اور بچے آنکھوں کی ٹھنڈک کیسے بن سکتے ہیں؟

آنکھوں کی ٹھنڈک بنانے سے مراد: حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کی تفسیر کے مطابق یہ ہے کہ ''بیوی اور اولاد کو اللہ تعالیٰ جلّ شانہ کی فرماں برداری میں مشغول دیکھے یہی انسان کی آنکھوں کے لیے ٹھنڈک ہے''۔ اور اگر اولاد و ازواج کی ظاہری صحت و عافیت اور خوش حالی بھی اس میں شامل کی جائے تو بھی درست ہے۔ مگر اصلی بات یہی ہے کہ دین داری، تقویٰ اور اَخلاقِ عالیہ سے ہی گھریلو ماحول پُرسکون اور آنکھوں کی ٹھنڈک بن سکتا ہے۔

آج کل ہمارے معاشرہ میں مغربی تہذیب، مغربی لباس، مغربی زبان، مغربی نظریہ رکھنے والوں کو ترقی یافتہ سمجھا جاتا ہے۔ جو جتنا تعلیم یافتہ ہوتا جائے اُسے اُتنا ہی آنکھوں کی ٹھنڈک سمجھا جاتا ہے۔ اولاد غلط صحبت یا گناہ میں مبتلا ہو جائے تو کوئی زیادہ فکر نہیں کی جاتی، گناہ ہو جائے تو پرواہ نہیں کی جاتی، نمازیں نہ پڑھے تو پوچھ گچھ نہیں کی جاتی، صرف ظاہری صحت، دُنیاوی تعلیم، اچھا کھانا، پینا وغیرہ کو آنکھوں کی ٹھنڈک سمجھا جاتا ہے حالاں کہ اِس میں آنکھوں کی ٹھنڈک نہیں بلکہ گرمائش ہے یعنی راحت نہیں تکلیف ہے، یعنی خوشی نہیں پریشانی کا ذریعہ ہے، جنّت نہیں جہنم کی طرف سفر ہے۔

اصلی ٹھنڈک و راحت جو مطلوب اور جسے قرآن کریم نے تعلیم دے کر اُمّت کو حاصل کرنے کی اہمیّت اُجاگر کی ہے، ہمیں اپنے فائدہ کے لیے...... اس دُعا کو ہر فرض نماز کے بعد (سنتوں سے پہلے) اپنے ہی گھر کے سکون حاصل کرنے یا بڑھانے کے لیے لازمی پڑھتے رہنا چاہیے۔

آخری جملہ کہ ''ہمیں متقیوں کا امام بنا دیجئے'' کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ کوئی حصولِ عہدہ یا بڑائی کی طلب ہے بلکہ ہر انسان گھر کا سربراہ ہوتا ہے، گھر کے سب افراد کو متقی بنانے کی دُعا ہے۔ اس لیے اس کا خلاصہ یہ ہوا کہ........

اے اللہ! ہمارے اہل و عیال کو متقی بنا دیجئے اور ہمیں اُن کا پیشوا اور امام بنا دیجئے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں دین کی صحیح سمجھ اور توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

آمِيْن ثُمَّ آمِيْن وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

کافر یا گناہ گار بُرے نہیں بلکہ کفر اور گناہ بُرے ہوتے ہیں۔ (از مدیر)

مصیبت کے موقع پر ... ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

مرسلہ: ابو نا جیہ، لاہور

حکیم الاُمّت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم کو مصیبت کے وقت ......

1 سب سے پہلے اپنے گناہوں کو یاد کرنا چاہیے تاکہ اپنی غلطی کا احساس ہو اور مصیبت سے پریشانی زیادہ نہ ہو کیوں کہ... اپنی غلطی پر جو سزا ہوتی ہے اس سے دوسرے کی شکایت نہیں ہوتی بلکہ انسان خود نادم ہوتا ہے کہ میں تو اسی قابل تھا۔

2 پھر اس کے بعد اجر کو یاد کرے کہ اللہ تعالیٰ نے مصیبت کا بہت ثواب رکھا ہے، حدیث میں آتا ہے کہ مسلمان کو جو ایک کانٹا لگتا ہے وہ بھی اس کے لیے نیکی میں شمار ہوتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

ایک دفعہ نبی کریم ﷺ کے گھر میں چراغ گُل ہو گیا (یعنی بجھ گیا)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّا لِلّٰہِ پڑھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ! کیا یہ بھی مصیبت ہے؟ فرمایا ہاں! جس چیز سے مسلمان کو تکلیف ہو وہ مصیبت ہے اور اس پر ثواب کا وعدہ ہے۔ جب چھوٹی سے چھوٹی تکلیف پر ثواب کا وعدہ ہے تو زیادہ تکلیف پر ثواب کیوں نہ ہوگا پس ثواب کو یاد کر کے غم کو کم کرنا چاہیے۔

3 پھر اس کے بعد اس بات کو سوچے جو اس آیت میں بتلائی گئی ہے وَلِیَبْتَلِیَ اللّٰہُ مَافِیْ صُدُوْرِکُمْ (آل عمران: 154)

"کہ اللہ تعالیٰ نے مصیبت دے کر ہمارے ایمان کو آزمایا ہے کہ اس کو مصیبت میں بھی ہم سے تعلق ہے یا نہیں"۔

پس مصیبت میں ثابت قدم رہنا چاہیے، خدا کی شکایت نہ کرے، کوئی بات ایمان کے خلاف زبان اور دِل پر نہ لائے۔ (وعظ: الصبر بالصبر)

حضرت مولانا مفتی عبد الحکیم سکھروی رحمۃ اللہ 1982ء حج بیت اللہ سے تشریف لائے، حیدرآباد (سندھ) میں چند روز قیام فرمایا، اس قیام کے دوران ایک روز آپ نے اپنے عزیز و اقارب و احباب سے خطاب فرمایا، خطاب سے پہلے آپ نے مندرجہ ذیل اشعار پڑھے جس کا سامعین نے بے حد اثر لیا، وہ اشعار پیشِ خدمت ہیں

یَامَنْ یُّرجٰی فِی الشَّدَائِدِ کُلِّھَا ... یَامَنْ اِلَیْہِ الْمُشْتکیٰ وَالْمَفْزَعُ

مَالِیْ سِوَاقَرْعِیْ لِبَابِکَ حِیْلَۃٌ ... فَاِنْ رُدِدْتُّ فَاَیَّ بَابٍ اَقْرَعُ

"اے وہ ذات پاک! جس کی تمام مصائب میں اُمید رکھی جاتی ہے، اے وہ ذات پاک! جس کی جناب میں گھبراہٹ اور مشکلات پیش کی جاتی ہیں، میرے پاس تیرے دروازے کو کھٹکھٹانے کے سوا کوئی حیلہ نہیں، اگر اس باب (دروازہ) سے ناکام واپس کر دیا جاؤں گا تو آپ بتائیں کہ پھر میں کون سے دروازہ کو کھٹکھٹاؤں"۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ مصیبت میں ہمیں اپنے ربّ سے تعلق جوڑنا چاہیے۔ حدیث پاک میں آتا ہے "جو شخص یہ چاہتا ہے کہ مصیبت کے موقع میں اللہ تعالیٰ اس کی دُعا قبول کرلے اس کو چاہیے کہ خوش حالی کے زمانہ میں اللہ سے خوب دعا کرے"۔ (ترمذی) اور جب بندہ اپنے ربّ سے دعا مانگتا ہے تو اس کا اپنے ربّ سے تعلق جڑ جاتا ہے اور قُربِ اِلٰہی میں ضرور اضافہ ہوتا ہے۔

حدیث: میرے اہل میں سے مجھے سب سے پیاری "فاطمہ" ہے۔ حاکم

سونے کے آداب

مولانا عارف الحسینی صاحب
خان بیلہ

نیند صحت کے لیے ایسے ہی ضروری ہے جیسے بدن کے لیے کھانا، نیند اللہ کی وہ نعمت ہے جس پر اس کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے۔

1. سونے سے پہلے تمام دروازے بسم اللہ پڑھ کر بند کر دیجیے۔ (بخاری)
2. سونے سے پہلے کھلے برتن ڈھانپ دیجیے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا نام لے کر برتنوں کو ڈھانپ دو، اگر ڈھکن نہ ہو تو لکڑی ہی اس پر رکھ دو۔ (بخاری، ابوداؤد)
3. چراغ بجھا دیجیے، ایک دفعہ مدینہ منورہ میں رات کے وقت کسی کے گھر کو آگ لگ گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آگ تمہاری دشمن ہے جب سویا کرو تو آگ بجھا دیا کرو۔ (بخاری)

ایسے ہی جلنے والی چیزیں جیسے موم بتی، لالٹین، دِیا وغیرہ ان کو بھی بجھا کر سوئیے۔ استری، گیس والے چولہے خاص طور پر دیکھ لیجیے۔ کہ بند ہیں یا نہیں۔

4. وضو کیجیے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول مبارک تھا آپ سونے سے پہلے وضو فرماتے تھے۔ (مسلم)
5. سونے سے پہلے مسواک کیجیے: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے پہلے مسواک فرماتے تھے۔ (صحاحِ ستہ)
6. آنکھوں میں سُرمہ ڈالیے، سونے سے پہلے آنکھوں میں سُرمہ لگا لیجیے۔

سرمہ پہلے دائیں آنکھ میں تین مرتبہ ڈالیے اور پھر بائیں آنکھ میں تین مرتبہ ڈالیے۔ شمائلِ ترمذی

7. عشاء کے بعد بلاعذر سونے میں دیر نہ کیجیے۔
8. ذکر و اذکار اور مسنون دُعائیں پڑھ کر سوئیے۔
9. دائیں کروٹ پر، سیدھے رُخسار کے نیچے سیدھا ہاتھ رکھ کر سوئیں تا کہ چہرہ قبلہ رُخ ہو۔ (بخاری و ترمذی)
10. بستر پر لیٹنے سے پہلے اُسے جھاڑنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بستر پر جائے اُسے چاہیے کہ وہ تین مرتبہ اس کو جھاڑے۔ اس لیے کہ وہ نہیں جانتا بستر پر کیا چیز آ گئی ہے۔ ابوداؤد

مسنون طریقے پر سونا نہ صرف نیند لانے کا سبب ہوتا ہے بلکہ اس طرح سونے سے صحت کی حفاظت بھی ہوتی ہے۔

اللہ وہ ہے..... کہ اس جیسا کوئی نہیں، اس کے سب محتاج وہ کسی کا محتاج نہیں وہ سب سے بلند و بالا ہے، نہ اس کا باپ ہے نہ اس کی ماں نہ اس کا بیٹا نہ اس کی بیٹی، اسی نے ہم کو پیدا کیا، کھانے کو دیا، اسی نے زمین و آسمان بنائے، درخت لگائے، آسمان پر بادل اُٹھائے، بادل سے پانی برسایا، تو پھر اُسی کی عبادت کرنی چاہیے۔

اللہ
اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

حدیث: اللہ کو وہ عمل محبوب ہے جو ہمیشہ کا ہو اگرچہ تھوڑا ہو۔ بخاری و مسلم

ہدیہ

مرسلہ محمد فہیم عالم، لاہور

دروازہ پر دستک کی آواز سن کر منصور ہمدانی جھنجلا اُٹھے۔ ابھی کچھ ہی دیر پہلے وہ اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ کھانا کھانے کے لیے بیٹھے تھے۔ ابھی انہوں نے پہلا لقمہ اُٹھایا ہی تھا کہ دروازہ پر دستک نے ان کے ہاتھوں کو روک دیا۔ ان کی بیگم نے معنیٰ خیز نظروں سے اُن کی طرف دیکھا کہ اس وقت کون آسکتا ہے؟ منصور ہمدانی نے ہاتھ جھاڑے اور دروازہ کی طرف رُخ کیا۔ دروازہ کھولا تو دروازہ پر ایک اجنبی کو کھڑے پایا۔ جو ہاتھ میں ٹرے پکڑے کھڑے تھے۔ پہلے ہمدانی صاحب کے پڑوس میں شیخ نذیر احمد رہا کرتے تھے۔ کسی مجبوری کی وجہ سے ان کو مکان بیچنا پڑا، اب اس مکان کے مالک آصف محمود تھے اور یہ دونوں پڑوسیوں کا پہلا تعارف تھا۔ ''السّلام علیکم ورحمة اللّٰہ وبرکاتہ ...'' ''جی فرمائیے! آصف محمود چہرہ پر دلکش مسکراہٹ لیے بولے۔'' ''وعلیکم السّلام''..... منصور ہمدانی نے سلام کا جواب دیا۔ ''یہ لیجئے!.. آصف محمود کھانے کی ٹرے ان کی طرف بڑھاتے ہوئے بولے'' یہ کیا ہے؟'' منصور ہمدانی نے حیرت سے ٹرے کی طرف دیکھا۔ ''ہدیہ ہے... میری طرف سے آپ کے لیے، آپ کے برابر والا مکان میں نے خریدا ہے''........ اوہ... منصور ہمدانی کے منہ سے نکلا'' آپ ٹھہریئے! میں ابھی برتن خالی کروا کے لاتا ہوں'' یہ کہہ کر وہ اندر آئے'' کون تھا؟... بیگم نے استفہامیہ نظروں سے اُن کی طرف دیکھا'' اور یہ کیا ہے؟...'' یہ ساتھ والے نئے پڑوسی آصف محمود ہدیہ لے کر آئے ہیں''۔ منصور ہمدانی بولے۔ ''عجیب بات ہے! ابھی محلے میں آئے ہوئے انہیں چار دن بھی نہیں ہوئے ہدیے بھی دینا شروع کر دیئے، مجھے تو لگتا ہے کوئی لالچی آدمی ہے'' اُن کی بیگم بڑبڑائی'' خیر! تم جلدی سے ٹرے خالی کر کے دو۔ وہ دروازے پر کھڑے ہیں''۔ منصور ہمدانی برتن خالی کروا کر دروازہ پر آئے اور شکریہ کے ساتھ انہیں برتن واپس کر دیئے، کچھ دنوں بعد پھر آصف محمود کھانے کی ٹرے لئے ہمدانی صاحب کے دروازہ پر کھڑے تھے اس کے بعد تو معمول ہی بن گیا۔ آصف محمود ہر تیسرے، چوتھے دِن کھانے کی ٹرے لے کر ان کے دروازہ پر آ کھڑے ہوتے، اُن کی آمد پر ہمدانی کو بڑی حیرت ہوتی کہ وہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ بیگم کا تبصرہ الگ ہوتا۔ ایک دِن ہمدانی سے رہا نہ گیا... آصف محمود ٹرے دے کر واپس جانے لگے تو منصور ہمدانی نے انہیں روک لیا'' جناب! میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ آپ یہ سب کچھ کیوں کرتے ہیں؟'' اوہ... اچھا! تو یہ بات ہے۔ تو ہمدانی صاحب میں تو یہ صرف اور صرف اس لیے کرتا ہوں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث سنی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا

''جب تو سالن پکائے تو اس کے پانی کو زیادہ کیا کر اور اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھ''۔ مسلم

بس جب سے میں نے یہ حدیث سنی ہے میں جب بھی گھر میں کوئی اچھی چیز پکاتا ہوں تو لے کر آپ کے پاس حاضر ہو جاتا ہوں۔ حدیث سن کر منصور ہمدانی کا سر جھک گیا۔ انہوں نے تو کبھی اس بارے میں سوچا بھی نہ تھا ان کا ذہن تو کسی اور سوچوں میں گم تھا۔ دوسرے دِن منصور ہمدانی کھانے کی ٹرے ہاتھ میں پکڑے آصف محمود کے دروازہ پر دستک دے رہے تھے۔ آخر انہوں نے بھی تو اس حدیث پر عمل کرنا تھا۔

امثلۃ العدد

علومِ دینیہ سے ہر عدد کی دلچسپ مثالیں

سلسلہ نمبر 35

عدد 66 کی مثالیں

پہلی مثال حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے 66 احادیث منقول ہیں۔ (جوامع السیرۃ 279/1)

دوسری مثال علم الاعداد کے لحاظ سے لفظ ''اللہ'' کے اعداد 66 بنتے ہیں۔

تیسری مثال 66ھ میں عراق وحجاز کے لوگوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو اپنا متفقہ خلیفہ منتخب فرمایا۔ (تذکارِ صحابیات ص 197)

عدد 67 کی مثالیں

پہلی مثال حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے 67 احادیث منقول ہیں۔ (جوامع السیرۃ 279/1)

دوسری مثال امام اوزاعی رحمہ اللہ جو کہ بڑے عالم، محدّث، فقیہہ اور مجتہد گزرے ہیں اُن کی کل عمر 67 برس تھی۔ (اثمار التکمیل 43/1)

عدد 68 کی مثالیں

پہلی مثال حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے 68 احادیث منقول ہیں۔ (جوامع السیرۃ 279/1)

دوسری مثال حضرت امام احمد رحمہ اللہ کے قول کے مطابق حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے 68ھ میں وفات پائی۔ (اثمار التکمیل 58/1)

تیسری مثال شاہ عبدالغنی محدّث دہلوی رحمہ اللہ نے 68 برس کی عمر پائی۔ (دہلی میں دفن خزینے ص 136)

عدد 69 کی مثالیں

پہلی مثال سورۃ العنکبوت کی کل آیات کی تعداد 69 ہے۔

دوسری مثال حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلاموں کی تعداد 69 ہے۔ (فتح العلام شرح بلوغ المرام 332/2)

عدد 70 کی مثالیں

پہلی مثال حضرت موسیٰ علیہ السلام جب کوہِ طور سے لوٹ کر واپس آئے تو حضرت ہارون علیہ السلام کے ساتھ 70 آدمی ایسے تھے جنہوں نے بچھڑے کی پوجا نہیں کی تھی۔ (تفسیر طبری 77/2)

دوسری مثال غزوۂ احد میں مسلمان شہداء کی تعداد 70 ہے۔ (حوالہ بالا 282/7)

تیسری مثال غزوۂ بدر میں 70 مشرکین قتل اور 70 مشرکین ہی قید ہوئے۔ (حوالہ بالا 372/7)

چوتھی مثال حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلاموں کی تعداد 70 ہے۔ (فتح العلام شرح بلوغ المرام 332/2)

پانچویں مثال حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے ماہِ شوّال 38ھ میں بعمر 70 سال وفات پائی۔ (اثمار التکمیل 118/1)

چھٹی مثال کہا جاتا ہے کہ اسکندر اعظم نے 70 شہر آباد کئے۔ (عالمی معلومات ص 390)

ساتویں مثال ایک چیتا اوسطاً 70 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے دوڑ سکتا ہے۔ (حوالہ بالا ص 301)

آٹھویں مثال حضرت شاہ رفیع الدین محدث دہلوی رحمہ اللہ نے 70 سال کی عمر پائی۔ (دہلی میں دفن خزینے ص 128)

نویں مثال دنیا کے سمندر زمین پر پہنچنے والی سورج کی توانائی کا 70 فی صد حصہ جذب کر لیتے ہیں۔ (عالمی معلومات ص 383)

دسویں مثال حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے 70 احادیث منقول ہیں۔ (جوامع السیرۃ 279/1)

کبھی بھی کسی جان دار (انسان ہو یا جن یا جانور ہو یا کیڑے مکوڑے) کو گھٹیا نہ سمجھیے۔ از مدیر

حدیث قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَمَتَ نَجَا (مسند احمد، ترمذی)

ترجمہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا جو شخص خاموش رہا اس نے نجات پائی۔

حدیث کَفَّارَۃُ الذَّنْبِ النَّدَامَۃُ۔ (مسند احمد، ترمذی)

ترجمہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا شرمندہ ہونا گناہ کا کفارہ ہے۔

حدیث کُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَۃٌ۔ (مسندِ احمد)

ترجمہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا ہر نیکی صدقہ ہے۔

یعنی مالی گنجائش نہ ہو یا کم ہو تو کسی کو نیکی کی بات بتا دینا یا نیکی کر لینے میں صدقہ کا ثواب بھی پایا جاتا ہے۔

وضاحت

1 ...... شمارہ نمبر 76 ماہِ فروری کے صفحہ نمبر 28 پر ''خواہشات کا جائزہ'' کے عنوان سے 10 سوالات تھے۔ سوال نمبر 10 کے شروع کے الفاظ ''شرعی'' کے ساتھ ''غیر'' کا لفظ رہ گیا تھا۔ اصل عبارت یوں ہے ''کیا آپ غیر شرعی طریقہ سے... الخ''۔

2 ...... اس سال یعنی ۱۴۳۱ھ بمطابق 2010ء کے کیلنڈر میں غلطی سے فیکس نمبر کی جگہ فون نمبر اور فون نمبر کی جگہ فیکس نمبر لکھا گیا۔ مدرسہ اور ماہ نامہ ''علم و عمل''، لاہور کا مستقل نمبر ....

042-3 6108184 • **042-3 5272270**

3 ...... گذشتہ فروری 2010ء کے شمارہ نمبر 76 میں صفحہ نمبر 32 کمپوزنگ و پیسٹنگ میں غلطی ہو جانے کی وجہ سے اس سے بھی پہلے شمارہ نمبر 75 والا صفحہ لگ گیا۔ یعنی جنوری اور فروری کے رسالہ میں صفحہ 32 غلطی سے دوبارہ شائع ہوا۔ جس کے لئے ادارہ معذرت خواہ ہے۔

نیز گزشتہ شمارہ میں درسِ حدیث میں ایک لفظ کے اعراب کی غلطی بھی رہ گئی تھی درست کر لی جائے۔ آخری حدیث میں مَنْ اَعَزُّ عِبَادَکَ اصل ہے۔ غلطی سے دال پر زیر شائع ہو گئی تھی۔

حق پر مضبوط رہتے ہوئے ہمیشہ اُمّت کو جوڑنے کی کوشش کیجئے۔ از مدیر

جامعہ کے شب و روز

اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر مسجد کی بالائی منزل کی تعمیر کے آغاز کا اِرادہ کرلیا گیا ہے۔

الحمدللہ ۱۶ محرم الحرام بمطابق 3 جنوری 2010ء بروز اتوار بعد از نمازِ عصر جامعہ عبداللہ بن عمر، لاہور میں مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم کا اِصلاحی و تبلیغی بیان ہوا۔ جس میں الحمدللہ سینکڑوں افراد نے شرکت فرمائی۔ اِسی شمارہ کے صفحہ نمبر 6+7 پر حضرت مفتی صاحب مدظلہ کے بیان کا خلاصہ الحمدللہ شائع کردیا گیا ہے۔

مدرسہ میں درجہ کُتب کے طلباء کا سہ ماہی امتحان ۲۵ محرم الحرام تا ۲ صفر ۱۴۳۱ھ بمطابق 12 تا 18 جنوری 2010ء بحمداللہ خیریت سے مکمل ہوا۔

مسجد کے شمالی، جنوبی، مشرقی برآمدوں کے اُوپر تعمیر ہونا باقی ہے، اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر تعمیر کا آغاز ان شاءاللہ تعالیٰ جلد ہی کرنے کا اِرادہ ہے۔

قارئین کرام سے مدرسہ کی تعلیمی و تعمیری ضروریات کے بآسانی پورا ہونے کے لیے خصوصی دُعاؤں کی درخواست ہے۔

”حیاتِ سرور“ کتاب کا پہلا ایڈیشن ماشاءاللہ دسمبر 2009ء میں 2100 کی تعداد میں شائع ہوا تھا جو الحمدللہ ہاتھوں ہاتھ نکل گیا، اِس ادارہ کی تاریخ میں یہ پہلی بار ہوا کہ اتنی تعداد میں شائع ہونے والی کتاب پہلے ہی ماہ تقریباً ختم ہوگئی۔ اب دوسرے ایڈیشن کی تیاری ہو رہی ہے جس میں رہی ہوئی کمپوزنگ کی چند غلطیاں بھی ان شاءاللہ تعالیٰ درست ہوجائیں گی۔

نوٹ

مدیر ماہنامہ ”علم و عمل“، لاہور (مسائل والے نمبر پر) میسج کے ذریعے پوچھے گئے مسائل کے جواب میسج سے نہیں دیتے۔

15 سالہ طلباء کا جوڑ

مؤرخہ 18 مارچ 2010ء
بروز جمعرات بعد از نماز ظہر تا عشاء

جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور میں جو طلباء درجۂ کتُب کی تعلیم حاصل کر چکے ہوں اگرچہ ایک سال یا ایک ماہ ہی تعلیم حاصل کی ہو اُن کو اِس جوڑ میں شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔

- تین سال یا اِس سے زائد تعلیم حاصل کرنے والوں، اَخلاقی عمدہ کارکردگی والوں **نیز** پوزیشن ہولڈرز کو خصوصی اِنعامات بھی دیئے جائیں گے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ

کھانے اور رہائش کا انتظام مدرسہ کے ذِمّہ ہوگا۔ ان شاءاللہ

مقاصد: (1) ختمِ نبوّت کے کام کے سلسلہ میں اہم گزارشات اور دورِ حاضر کے مسائل پر گفتگو۔ (2) حفظ کے فاضلین کی دستار بندی۔ (3) طلباء کی دینی خدمات۔ (4) طلباء کا اپنی مادرِ علمی کے ساتھ رابطہ۔

اسی اِطلاع کو دعوت نامہ تصوّر کیا جائے۔

اپنے آنے کی اِطلاع 15 مارچ تک کر دیجئے۔

از راہِ کرم

یہ اوقاتِ کار سال بھر کے لئے ہیں

رسالہ سے متعلقہ کوئی بات اِن نمبروں پر صبح 8:00 بجے سے 1:00 بجے تک پھر دوپہر 2:15 سے 5:00 بجے تک ہی کیجئے

23-کلومیٹر فیروزپور روڈ سُوا گوجہ نزد کاہنہ نو - لاہور
پوسٹ کوڈ 53100
فون 042-35272270
فون 042-36108184
موبائل 0321-8898258
انٹرنیٹ پر "علم و عمل" کا مطالعہ کرنے کیلئے
www.ibin-e-umar.edu.pk
Email:aibneumar@yahoo.com